سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: ستائیسویں

رسالہ نمبر 10

اطائبِ الصّیّب ۱۳۱۹ھ
علٰی ارض الطیّب

طیب (عرب صاحب) کی زمین پر بہت پاکیزہ بارش

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

اطائِب الصّیّب علی ارض الطیّب ۱۳۱۹ھ

(طیب (عرب صاحب) کی زمین پر بہت پاکیزہ بارش)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمدللہ الذی نصر المقلدین للائمۃ المجتھدین بالاحسان فی الدین علی الطغام المارین واظھر عجز المفسدین و جھل الابلدین الغیرالفارقین بین الدائن والمدین، والصلوۃ والسلام علی سید الانام وسند الکرام والہ العظام وصحبہ الفخام و ائمۃ الاسلام واولیاء الاعلام المتصرفین باذنہ فی الارواح والاجسام وعلینا بھم یا ذاالجلال والاکرام، اٰمین	تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جس نے احسان کے ساتھ دین میں اجتہاد فرمانے والے ائمہ کرام کے مقلدوں کی مدد فرمائی، اور مفسدوں کے عجز اور دائن و مدین کے درمیان فرق نہ کرنے والوں کندذہنوں کے جہل کو ظاہر فرمایا، اور درود و سلام ہو کائنات کے سردار پر جو کہ کریموں کی سند ہیں اور ان کے عظیم آل واصحاب پر، اور ائمہ اسلام اور اولیاء کرام پر جو اس کی اجازت سے ارواح واجسام میں تصرف کرنے والے ہیں، اور ان کے صدقے میں ہم پر بھی اے جلالت وبزرگی والے آمین (ت)

بعد حمد وصلوۃ حضرت عظیم البرکۃ، صاحبِ حجت قاہرہ وصولتِ باہرہ وتصانیف زاہرہ مجدّد المأتۃ الحاضرہ، تاج الفقہاء، غیظ السفہاء محمود الکملاً محسوذ الفضلاء ماحی الفتن، حامی السنن، زین الزمن، حبرِ شریعت، بحر طریقت، ناصر ملت، حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ ومدّ فضلہ وکثرت احباء ہ وکسرت اعداہ بالنبی الکریم علیہ وعلٰی آلہ الصلوۃ والتسلیم نے آخر رسالہ فیض مقالہ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار میں تمیز سنی وہابی کے لیے چند کلماتِ مجلّہ ارشاد فرمائے کہ جوان کو مانے وہابیت سے پاک ہو سنی بن جائے،

ازانجملہ فرمایا:

(۴) تقلیدِ ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصف اجتہاد اس سے رُو گردانی گمراہ بددین کا کام ہے غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع واذناب کہ ہندوستان میں نامقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان نامشخص ہیں ان کا تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اپنے سے بھی اجہلوں کو ترکِ تقلید کا اغواء کرنا صریح گمراہی و گمراہ گری ہے۔

(۵) مذاہب اربعہ اہلسنت سب رشد وہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے کبھی کسی مسئلے میں اس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراطِ مستقیم پر ہے اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں، ان میں سے ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے۔ تقلیدِ شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المومنین ہیں۔

(۶) متعلقاتِ انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والثناء مثل استعانت ونداء وعلم وتصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات واحیاء میں نجدی اور دہلوی اور ان کے اذناب نے جو احکامِ شرک گھڑے اور عامہ مسلمین پر بلاوجہ ایسے ناپاک حکم جڑے یہ ان ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اس کے سبب انہیں استحقاق عذاب وغضب ہے۔

ایک بزرگوار تقریباً تیس سال سے خاکی رامپور ہیں۔زبانِ عوام میں مولوی طیب عرب کے نام سے مشہور ہیں، یہیں کچھ پڑھا پڑھایا۔انقلابِ زمانہ نے پرنسپل بنایا، بیس برس ہوئے، ۱۳۰۰ھ سے پہلے حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ رامپور تشریف لے جاتے، اس زمانے میں عرب صاحب کچھ ایسی ہی شُد بد جانتے اور کج مج عربی بول لیتے۔خدمتِ اقدس میں اکثر حاضر آتے، یہی ہندوستانی انگرکھا وغیرہ پہنے ہوئے ہوتے مگر عرب کہلانے کے باعث حضرتِ والا اعزاز فرماتے، ہاں اس وضع کے سبب قلب میں اندیشہ تھا کہ دیکھئے ہندوستان کا پانی عرب صاحب پر کیا اثر ڈالے۔ابھی تو افضل البلاد کی وضع بدلی ہے آگے کیا کچھ پرپُرزے نکالے۔جب ۱۳۰۲ھ میں جناب منشی محمد فضل حسن

صاحب مرحوم مغفور نے انتقال فرمایا حضرت کا رامپور تشریف لے جانا نہ ہوا کہ ان سے قرابتِ قریبہ داعی زیارت تھی اور جس بندہ خدا کو فضلِ الٰہی تمام امصار واقطارِ ہند کے علاوہ بنگالہ وکشمیر وبرہما وغیرہ ملکوں کا مرجع فتوٰی بنائے اسے بے ضرورت سفر کی کب فرصت تھی جب سے عرب صاحب کا کچھ حال نہ ملا مگر ادھر حضرتِ والا کی فراستِ صادقہ کا رنگ کھلا، پرنسپلی نے زور لگایا۔ عرب صاحب کو مجتہد بنایا، وہ رسالہ مبارکہ کہیں ان بزرگوار نے بھی مطالعہ کیا، تقلید ائمہ کو فرض قطعی دیکھ کر نئی مجتہدی کا ننھا سا کلیجہ دھک سے ہوگیا۔ حضرت والا کی خدمت میں عریضہ لکھا، یہاں سے جواب مع دلائل صواب کا افاضہ اور مجتہدی کی قلعی کھولنے کو بعض سوالات کا اضافہ ہوا عرب صاحب نے جواب تو عاجزانہ قبول کیا مگر سوالوں کا جواب اصلاً نہ دیا بلکہ دوسرے مسئلہ تصرف اولیائے کرام میں سوال کا راستہ لیا۔ ادھر سے اس کے جواب کا بھی افادہ اور دربارہ تقلید سلسلہ سوالات زیادہ ہوا۔ اب عرب صاحب سو گئے۔ ان سوالوں کو پانچ، ان کو تین مہینے ہوگئے۔ آخر ادھر سے تقاضائے جواب ہوا۔ عرب صاحب کو پیچ وتاب ہوا۔ تہذیب کے رنگ بدل گئے، بھرے بیٹھے تھے اُبل گئے۔ کذب وجہل سے کام لیا مگر روزِ موعود گزرا جواب نہ دیا۔ یہاں فضل الہ ہے۔ ایسوں ویسوں کی کیا پرواہے، اکناف واقطار سے ہزاروں مفیدانہ پوچھتے، فیض پاتے ہیں، جو معاندانہ الجھیں منہ کی کھاتے ہیں۔ روز افزوں فضلِ باری ہے، یہی کارخانہ جاری ہے، ایسوں کا مخاطبہ کیا شے تھا کہ قابلِ اشاعت سمجھا جاتا۔ خصوصاً وہ خوش فہم جنہیں بدیہیات کا بھی ادراک نہیں، تنبیہ کے بعد بھی احتیاج تامل سے انفکاک نہیں۔ حضرات ناظرین ! ازالۃ العار کی عبارت آپ کے پیش نظر ہے ملاحظہ ہو کہ نمبر (۴) میں مطلق تقلید بے تخصیص وتقیید جلوہ گر ہے، تقلید خاص کے بیان میں مستقل جُداگانہ پانچواں نمبر ہے، یہ مجتہد صاحب ایسے سلیس اردو کلام جدا جدا نمبر تک کے انتظام کو نہ سمجھے اور خطِ اول میں پوچھنے بیٹھے کہ آپ تقلید کی کون سی قسم کو فرض قطعی فرماتے ہیں۔ (دیکھو اس رسالہ کا ص ۷)

آخر حلیمانہ جواب عطا ہو کہ ہم مطلق تقلید کو فرض قطعی بتاتے ہیں (دیکھو ص ۱۵) اس پر بھی دوسرے خط میں بولے کہ مجھے آپ کے جواب میں غور وتامل کرنے سے یہ کھلا کہ آپ نے وہاں مطلق کا حکم لکھا۔ (دیکھو ص ۲۳) **اناللہ وانّا الیہ راجعون**

(چہ خوش چرانباشد آخرنہ اجتہاد ست)

(بہت خوب، کیوں نہ ہو، آخر اجتہاد نہیں ہے۔ ت)

مگر معتمدین سے خبر مسموع ہوئی کہ مجتہد صاحب کو خود اپنی تشہیر مطبوع ہوئی، اس بارے میں اور ان کی

کوئی تحریر چھپنی شروع ہوئی، وہ دو چار ہی دن جاتے ہیں کہ وہ نامطبوع مطبوع ہوئی اس پر یہاں بھی احباب نے مناسب جانا کہ خطوط بعینہا شائع ہوں کہ ناظرین اصل واقعے پر مطلع ہوں، اگر مجتہد صاحب نے کچھ غیرت اجتہاد سے کام لیا، تحریر میں تمام سوالات سے جواب دیا فبہا، یہ رسالہ بعونہ تعالٰی رسالہ جواب کا مقدمہ ممہد ہوگا۔ اور اگر جوابوں سے راہ کترائی، میر بحری بچائی، خارجی باتوں میں اڑان گھائی بتائی تو یہی رسالہ ان کی تحریر کا پیشی رَد ہوگا کہ حضرت پہلے سوالات کا جواب دیجئے اس کے بعد کچھ کہنے کا نام لیجئے۔ لہٰذا توکلًا علی اللہ یہ رسالہ جمع کیا اور عمومِ فائدہ کو خطوط کا سلیس ترجمہ کردیا: الصلوۃ والسلام علی نبی الھدٰی واٰلہ وصحبہ دائماً ابدا۔

خط اول عرب صاحب بنامِ نامی حضرت عالم اہلسنت مدظلہ السامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الی حضرۃ الفاضل العلامۃ الشیخ احمد رضا مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بعد السؤال عن عزیز خاطر کم نعرفکم باناقد اطلعنافی بعض تصانیفک انک تقول ان التقلید فرض قطعی فتعجبت وحق لی ان اتعجب لانی قد قضیت نحوا من ثلثین سنۃ فی خدمۃ طلبۃ العلم فلم اھتد الی استحباب التقلید فضلا عن وجوبہ فکیف بفرضیتہ لا مطلقابل فرضیتہ قطعیۃ فلھٰذا ارغب الیک ان تعلمنی ادلۃ ذلک وعین لی ان ای قسم من اقسام التقلید فرضا قطعیا ثم اخبرنی ان علم المکلف بفرضیۃ التقلید کیف یحصل لہ أبتقلید او	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، بارگاہِ فاضل علامہ حضرت احمد رضا مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پرسش مزاج گرامی کے بعد ہم جناب کو معرفت کراتے ہیں کہ ہم نے آپ کی بعض تصنیفوں میں آپ کا یہ قول دیکھا کہ تقلید فرض قطعی ہے اس سے مجھے تعجب ہوا اور مجھے سزاوار تھا کہ تعجب کروں اس لیے کہ میں نے تیس برس کے قریب طالب علموں کی خدمت میں گزاری، مجھے تقلید کو مستحب جاننے کی ہدایت نہ ہوئی چہ جائے وجوب، پھر کہاں فرضیت، وہ بھی مطلق نہیں بلکہ فرضیت قطعیہ، اس وجہ سے میں آپ کی طرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے اس کے دلائل تعلیم فرمایئے اور معین کیجئے کہ تقلید کی کون سی قسم فرض قطعی ہے پھر مجھے بتایئے کہ مجتہدوں میں سے کسی کو کیونکر اختیار کرے؟ آیا تقلید سے یا اجتہاد سے؟ بات یہ ہے

باجتهاد ثم اخبرنی کیف یختار المجتهدین أبتقلید امر باجتهاد هذا، والله یهدینا وایاکم الی سبیل الرشاد۔ محمد طیب محمد طیب ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۹ از رامپور	اور اللہ ہمیں اور آپ کو راہِ ہدایت دکھائے۔ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ از رامپور۔

مفاوضہ اوّل از حضرت عالمِ اہلسنت مدظلہ الاکمل بجواب خطِ اول

بسم الله الرحمن الرحیم، نحمده ونصلی علی رسوله الکریم، الی الفاضل الکامل الشیخ محمد طیب المکی سدده الله بقلب ملکی، اما بعد فانی احمد الله الیک، سلام علیک، وصل الکتاب وحصل الخطاب، غب ما طال امد وزال ابد، وظن الوداد ان قد نفد او کان قد و مما یسر ان التخاطب فی امر دینی والسوال عن فرض یقینی واحببت الجواب رجاء للثواب و اظهار اللصواب، وقضاء لحق اخوة الاحباب، ولو انک یا اخی رجعت فی هذا الی الکلام المبین لاغناک عن مراجعة مثلی من المقلدین کما به تغنیت فیما تمنیت عن الائمة المجتهدین رضوان الله تعالٰی علیهم اجمعین الم ترالی ربک کیف یقول	بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، بنام فاضل کامل شیخ محمد طیب مکی سددہ اللہ بقلب ملکی۔ بعد حمد وصلوٰۃ میں آپ عــہ سے حمدِ الٰہی بیان کرتا ہوں، سلام علیک۔ خط آیا، مخاطبہ لایا، بعد اس کے کہ ایک زمانہ گزرا اور مدتِ دراز نے انقضا پایا اور دوستی نے گمان کرلیا تھا کہ جاچکی یا اب گئی، اور خوشی کی بات یہ ہے کہ گفتگو ایک امر دینی میں ہے اور سوال ایک فرض یقینی سے، تو میں نے جواب دینا چاہا بامیدِ ثواب واظہارِ صواب واداءِ حق محبت احباب، برادرم، اگر آپ اس معاملے میں قرآن عظیم کی طرف رجوع کرتے تو مجھ جیسے مقلد مقلد کی جانب رجوع کی حاجت نہ ہوتی جیسا کہ آپ اپنے خیال میں قرآن فہمی کے باعث حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، سے بے نیاز ہوگئے ہیں، آپ نے دیکھا کہ آپ کا رب کیا فرمارہا ہے۔

عــہ: یہ مزاج پرسی کے جواب میں شکرِ الٰہی کا اظہار ہے ۱۲ مترجم۔

وقولہ الحق "وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ "[1]، فقد فرض التفقه فی الدین واعفی عنه عامة المومنین و لم یترک احدا منهم سدی فانما ارشد للتقلید من اهتدی الم تعلم ان الله علی خلقه فرائض لاتترک و محارم لا تنتهب وحدودا من تعداها فقد ظلم و هلک ولکلها او جلها شرائط وتفاصیل لایهتدی الیها الا قلیل، "وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ "[2] "فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ "۔[3]	اور اس کا قول سچا ہے وماکان المؤمنون لینفروا کافۃ الآیۃ یعنی مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلافِ حکم کرنے سے بچیں، تو اللہ تعالیٰ نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مومنین کو اس سے معاف فرمایا اور مہمل اور آزاد کسی کو نہیں رکھا ہے تو ضرور اہلِ ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد ہوا۔ [عـــہ] کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ عزوجل کے لیے اپنی مخلوق پر کچھ فرض ہیں کہ چھوڑنے کے نہیں کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں، کچھ حدیں ہیں کہ جوان سے آگے بڑھے ظالم ہو اور ہلاکت میں پڑے، اور ان سب یا اکثر کے لیے شرطیں اور تفصیلیں ہیں جنہیں گنتی ہی کے لوگ جانتے ہیں اور ان کی سمجھ میں نہیں مگر عالموں کو، تو اہلِ ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔ بلکہ آپ اپنی

عـــہ: یعنی جب احکامِ الٰہیہ ہر عام و عامی پر ہیں آزاد کوئی نہ چھوڑا گیا اور فقہ سیکھنے کو صاف فرمادیا کہ سب سے نہیں ہو سکتا، ہر گروہ سے بعض اشخاص سیکھیں اور اپنی قوم کو احکام بتائیں کہ وہ مخالفتِ حکم سے بچیں تو صاف صاف عام لوگوں کو ان فقیہوں کی بات پر چلنے کا حکم ہوا اور اسی کا نام تقلید ہے جس کی فرضیت قرآن عظیم کی نص قطعی سے ثابت ہوئی ۱۲ مترجم۔

---

[1] القران الکریم ۹/ ۱۲۲
[2] القرآن الکریم ۲۹/ ۴۳
[3] القرآن الکریم ۱۶/ ۴۳

بل لو رجعت الٰی نفسک لا لغیت غدک ھذا کمثل امسک وانا اجیرھا باللّٰہ ان تبھت اوتکابر اوتتعامی عن البدر وھو زاھر سلھا ھل للّٰہ سبحنہ وتعالٰی علی العباد مالا یدرک علمہ اول مایدرک الابنص او اجتھاد فان ابت فمنکرا اتت وان سلمت سلمت واسلمت فسلھا اتربن الناس کلھم عالمین بما لھم وعلیھم من امورالدین لا حاطتھم جمیعا بمعا نی النصوص و اقتدارھم طراعلی استنباط المسکوت عن المنصوص فان عممت فقد عمیت وان احجمت فقد ھدیت فسلھا عن الذین لایعلمون ولا یبصرون ولا علی الاجتھاد یقتدرون اولئک متروکون سدی فان انعمت فقد ضلت الھدی وان ابصرت فانکرت	عقل ہی کی طرف رجوع لاتے تو اپنی اس آئندہ [عہ۱] کل کو گزشتہ کل کی طرح پاتے۔اور میں آپ کی عقل کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں اس سے کہ انہوئی جوڑے یا ڈھٹائی کرے یا چمکے چاند ماہِ تمام سے اندھی بنے اپنی عقل ہی سے پوچھیے کیا اللہ تعالٰی کے لیے بندوں پر کچھ ایسے احکام ہیں یا نہیں کہ ابتداءً ان کا علم بغیر تصریح شارع یا اجتہاد مجتہد کے حاصل نہیں ہوتا۔اگر وہ انکار کرے تو واجب الانکار شناعت لائی اور اگر مانے تو سلامت رہی اور طاعت لائی۔اب اس سے پوچھیے کیا تیرے خیال میں تمام آدمی حلال و حرام و جائز واجب دین کے جتنے احکام ان پر ہیں سب کے عالم میں نصوص شریعت کے معانی کا سب کو احاطہ ہے۔منصوص سے مسکوت کا حکم پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے پس اگر وہ تعمیم کرے تو یقیناً اندھی ہے اور اس سے باز رہے تو ضرور مہتدی ہے۔اب اس سے ان کا حکم پوچھیے جنہیں نہ علم ہے نہ بصیرت نہ اجتہاد کی قدرت،کیا وہ شتر [عہ۲] بے مہار بنا کر چھوڑ دیئے گئے ہیں؟اگر ہاں کہے تو قطعاً گمراہ ہوئے اور اگر آنکھ کھولے اور بے مہاری سے

عہ۱: آئندہ کل کا حال مخفی ہے اور گزشتہ کا ظاہر یعنی دل ہی میں سوچتے تو تقلید کی فرضیت کہ آپ پر مخفی ہے ظاہر ہو جاتی ۱۲ مترجم عہ۲: یعنی ان پر شریعت کے کچھ احکام نہیں ۱۲ مترجم

فسلها مالهم من السبیل الیٰ ان یعلموا احکام الجلیل ان یروا بانفسهم وهم لایبصرون و یستنبطوا وهم لایقدرون اویرجعوا الی العلماء المرشدین فیعتمدون علیهم فی امور الدین ویعلموا بقولهم منقادین فان بالا ول اجابت فقد بهتت وخابت "لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا"ـ[4] وان ابت وابت الی الاٰخر اصابت و وقد وجدت ضالة ضلت ربعها. ثم من العجب سؤلک عمایسآل عنه مثلک. ان علم المکلف بفرضیة التقلید کیف یحصل له أباجتهاد اوبتقلید فلقد قصرت ولا قصر وزعمت الحصر حیث لا حصر اماعلمت ان الضروری فی علمه عنهما جمیعا لغنی الیس ان کل مسلم یعلم ضرورة من الدین علما لا یخالطه ظن و لاتخمین ان للّٰه علیه فرائض وحرمات وحدود اوتکلیفات ویعلم منهم من لایعلم علما وجدانیا ان لایعلم وانه لایقدر ان یعلم الا ان یعلم	انکار کرے تواب اس سے پوچھیے انکار کرے تو اب اس سے پوچھیے کہ ان کے لیے احکامِ الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے آیا یہ کہ خود دیکھیں حالانکہ وہ نگاہ نہیں رکھتے،اجتہاد کریں حالانکہ قدرت نہیں رکھتے یا یہ کہ ہدایت وارشاد والے علماء کی طرف رجوع لائیں،امورِ دین میں ان پر اعتماد کریں جو وہ فرمائیں مطیع ہو کر اس پر کاربند رہیں،اگر جواب میں پہلی بات کہی تو یقیناً بہتان اٹھاتی ہے اور نامراد رہی،اور اگر اس سے انکار کرکے دوسری طرف پلٹی تو راہِ صواب پر آئی اور جس گم شدہ کا مکان نہ جانتی تھی اس کی ملاقات پائی، پھر عجب بات ہے آپ کا ایسے امر سے سوال جسے آپ جیسا دریافت نہ کرتا کہ مکلّف کو تقلید فرض ہونے کا علم اجتہاد سے ہے یا تقلید سے، آپ نے قصر کیااور قصر نہ تھااور حصر سمجھے جہاں حصر نہ تھا۔کیا آپ کو خبر نہیں کہ بدیہی بات اپنے جاننے میں ان دونوں سے یکسر بے نیاز ہے۔کیاہر مسلمان بالبداہت ایسے یقین سے جس میں کسی گمان و تخمین کی آمیزش نہیں اپنے دین کا یہ حکم نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے لیے اس پر کچھ فرض ہیں کچھ حرام کچھ حدیں ہیں کچھ احکام اور ان میں جو جاہل ہے وہ اپنے وجدان سے جانتا ہے کہ جاہل ہے اور یہ کہ جب تک اسے بتایا نہ جائے خود جان لینے

[4] القرآن الکریم ۲/ ۲۸۶

ویعلم ان لا براءة ذمة الا بالعمل ولا عمل الا بالعلم ولا علم الا لمن تعلم فینقدح فی ذہنه بداهة ان علیه سؤال من اذا سئل هدی وعلم هذا سیدنا رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم قائلا وقوله اصدق مقال الا سالوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السوال۔[5] و قد تو اتر ذلک من لدن الصحابة رضی الله تعالٰی عنهم وهلم جرا تواتر کتابة الصلوة وسائر المکتوبات علانیة وجهرا بل هو امر مجبول علیه اجبال البشر من اٰمن منهم ومن کفر فتری عوام کل فرقة تاتی علماء ها و البّاء ها و تسال دواء داجهلها من تحسبهم اطباء ها علما من لدیهم بانه القاضی ما علیهم فاسألهم ابتقلید کان ام باجتهاد فسیأتیک بالاخبار من لم تزوده بالازواد او انت بنفسک انبئنی	سے عاجز ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ بے عمل کیے چھٹکارا نہیں اور بے علم عمل کا یارا نہیں اور بے سیکھے علم نہ آئے گا تو بداہۃً اس کے ذہن میں خود آجائے گا کہ اس پر ایسے سے پوچھنا لازم ہے جو مسئلہ بتا کر ہدایت فرمائے اور یہ ہیں ہمارے مولا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہوئے اور ان کا ارشاد ہر قول سے زیادہ سچ ہے الا سالوا الحدیث یعنی کیوں نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے اور بے شک وہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے آج تک برابر فرضیت نماز و دیگر فرائض کی طرح علانیہ وظاہر متواتر ہے بلکہ وہ ہر انسان کی جبلی بات ہے خواہ وہ مومن ہے خواہ کافر ہے لہٰذا ہر گروہ کے عوام کو دیکھو گے کہ اپنے یہاں کے اہل علم و دانش کے پاس آتے اور جنہیں اپنا طبیب سمجھتے ان سے مرض جہل کی دوا پوچھتے ہیں اس لیے کہ وہ یقیناً اپنے دل سے جان رہے ہیں کہ ہم اسی طور پر اپنے فرض سے ادا ہوں گے اب ان سے پوچھیے یہ تقلید سے تھا یا اجتہاد سے، عنقریب تمہیں وہ خبریں لا کر دے گا جسے تم نے توشہ نہ بندھوادیا تھا یا آپ خود ہی

[5] سنن ابی داود کتاب الطهارة باب المجدور یتیمم آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۴۹، سنن دار قطنی کتاب الطهارة باب جواز التیمم لصاحب الجراح حدیث ۷/۱۸ دار المعرفة بیروت ۱/ ۳۵ ۴، مشکوة المصابیح باب التیمم الفصل الثانی قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۵۵

عن قولک لی ارغب الیک ان تعلمنی وانا عائذ باللہ ان یکون سؤلک سؤل متعنت عنید بل سؤل طالب للحق مستفید فباجتہاد اتیتنی ام بتقلید فان الامر دین والعبث فیه من صنیع المفسدین فلیس عن اعتقاد حکم محید ولا اعتقاد الا عن منشأ سدید وقد انحصر فی الاجتہاد و التقلید ثم اذلم تھتد وانت تخدم الطلبة مذثلثین عاما لدلیل یدلک علی استحباب التقلید فضلاً عن وجوبه فضلا عن افتراضه قطعاً وابراما فسواء علیک ان یکون عندک حکم فی القضیة من تحریم اوکراھة او اباحة شرعیة اوانت شاک فیما ھناک اوشاک و شاک فی انک شاک ایًّا ماکان فلا محید لک من تجویز جواز ترک التقلید وتلقی الاحکام من الکتاب المجید لکل عامی جھول بلید لایعرف الغث من السمین ولا الشمال من الیمین ولا الظلمات ولا النور و لا الظل ولا الحرور اذلولاہ لما اعتراک شک شائک فی وجوب التقلید علی اولئک فضلا عن الاستحباب

اپنے اس حال بولیے جو آپ نے مجھے لکھا کہ میں آپ کی طرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے تعلیم فرمائیے اور میں اللہ عزوجل کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ آپ کا سوال کسی باطل کوش سرکش کا سوال ہو بلکہ حق طلب فائدہ خواہ کا سوال ہے تو اب آپ میرے پاس اجتہاد سے آئے یا تقلید سے کہ یہ معاملہ دین کا ہے اور دین میں لہو مفسدوں کا کام ہے تو کسی نہ کسی حکم کے اعتقاد سے چارہ نہیں اور اعتقاد حاصل نہ ہوگا مگر منشاء درست سے اور اجتہاد و تقلید میں منحصر ہوچکا پھر جب کہ آپ نے اس تیس برس کی خدمت طلبہ میں دلیل استحباب تقلید کی طرف ہدایت نہ پائی چہ جائے فرضیت قطعیہ یقینیہ، تو اب آپ پر یکساں ہے خواہ آپ کو تقلید کا کوئی حکم معلوم ہو کہ وہ شرعاً حرام یا مکروہ یا مباح ہے یا آپ کو شک ہو یا حکم میں شک ہو اور اس میں بھی شک ہو کہ آپ کو شک ہے بہر حال اس سے مفر نہیں کہ آپ تقلید چھوڑنا اور قرآن مجید سے احکام نکالنا ہر ایسے عامی جاہل احمق کے لیے جائز جانیں جسے نہ لاغر وفربہ میں تمیز ہو، نہ دہنے بائیں میں، نہ اندھیری پہچانے نہ روشنی نہ سایہ نہ دھوپ کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان لوگوں پر تقلید خود واجب ہونے میں کوئی خلش ڈالتا ہوا شک آپ کو پیش آتا نہ کہ استحباب نہ کہ تقلید سے بچنے کا ایجاب نہ کہ وجوب تقلید کی کسی خاص ضد پر جھوٹا یقین

فضلا عن الزام الاجتناب فضلا عن التیقن الکذاب بخصوص نوع من اضداد الایجاب ولا وربک لن یستقیم لک ذٰلک الا باحد مسلکین من اشنع المسالک موقعین السالک فی اسؤ المھالک زعم ان الناس عن اُخرھم من اھل الاجتھاد فی جل مایحتاجون الیه فلھم یدان باستنباط الا حکام وابتداع سبیل اخر الی تعرفھا غیر التقلید والاجتھاد فیعلمون من دون علم ولا استعلام وانا اعیذک برب المشرقین ان تقول بشیئ من ھذین الشططین وان وجدت احدا من رعاع الجاھلین یتفوہ بمثل الباطل المبین فالله الله خذبیدہ والی استعلاج الدماغ ارشدہ واھدہ فقدا خذہ جنون والجنون فنون والدین نصح والنصح یثیب والطبیب اللبیب الحاذق الاریب الاجمل منک قریب دع عنک العوام نبئنی عن نفسک فی تلک الاعوام کیف عبدت الله وعاملت العبید اباجتھاد ام بتقلید وعلٰی کل فالانسان علٰی نفسه بصیرۃ ولو القٰی معاذیرہ ھل انت من شروط الاجتھاد ملی قادر علیه ام عاجز خلی، علی الاخر ما انت اویش انت حتی لایجب علیک التقلید ایسوغ الاجتھاد	اور تمہارے رب کی قسم یہ تمہیں راست نہ آئے گا مگر دو راہوں میں ایک سے جو سخت بری راہوں سے ہیں اور اپنے چلنے والے کو نہایت بدمہلکے میں ڈالنے والی ہیں یا تو گمان اس کا کہ تمام لوگ ہر مسئلے میں جس کی انہیں حاجت ہو اہل اجتہاد سے ہیں انہیں احکام نکالنے پر دسترس ہے یا یہ کہ تقلید و اجتہاد کے سوا ان تمام احکام پہچاننے کا اور کوئی طریقہ گھڑیئے کہ یہ جہال بے علم بے سیکھے احکام جان لیں اور میں آپ کو پروردگار مشرقین کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ ان دونوں ظالموں میں سے کسی کے قائل ہوں اور اگر کسی کمینے جاہل کو پائیں کہ ایسا صریح باطل بکتا ہے تو للہ خدا کو مان کر اس کا ہاتھ پکڑیئے اور علاج دماغ کی طرف اسے ہدایت کیجئے کہ اسے جنون نے آلیا اور جنون طرح طرح کا ہوتا ہے اور دین خیر خواہی ہے اور خیر خواہی پر ثواب ملتا ہے اور طبیب حاذق عاقل زیرک اجمل اکمل آپ کے پاس موجود ہیں عوامی سے در گزریے خود اپنے حال سے خبر دیجئے آپ نے ان برسوں میں اللہ کو کیونکر پوجا اور بندوں سے کس طرح معاملہ کیا آیا اجتہاد سے یا تقلید سے، اور بہر تقدیر آدمی کو اپنے حال پر خوب نگاہ ہے اگرچہ حیلے کتنے ہی بنائے، آپ شروطِ اجتہاد سے پُر ہیں، اجتہاد پر قادر ہیں یا عاجز و خالی ہیں، بر تقدیر اخیر آپ کیا اور آپ کی حقیقت کتنی کہ آپ پر تقلید واجب نہ ہو کیا ایسے کے لیے اجتہاد جائز ہوگا جو

لعاربلید عائر بائر ذی عی شدید هل هو الاعی بعید ام لتعرف الاحکام سبیل جدید وھا انت حاصرہ فی اجتهاد و تقلید، وعلی الاول هل یسوغ لک الاجتهاد فی جمیع غصون الشرع ام فی بعض دون بعض من فنون الاصل والفرع،علی الاخیر ما انت فیه مجتهدفعین وما لا فسبیلک فیه فبین،وعلی الاول بل هوالمتعین وعلیه المعول اذلولم یحل لک الاجتهاد فی جمیع المواد لوجب التقلید فی بعض الفنون وبالخلومن اهتدائه لم تخل سنون،فیا قریب مالک ورقیب ابن ادریس هات هنیهاتک وافتح الکیس فات بعشر صور مفتریت من مسائل فقه اجتهادیات تکون انت ابا عذرها لاتستند باحد فی بناء جدرها لا فی بطن ولا فی ظهرلا فی وردو لا فی صدرو لا فی جرح ولا تعدیل ولا تفریع ولا تاصیل فیظهر الحق ویزول الغرور ولایغرنک باللہ تعالٰی الغروروکانی بک مسترشد مما وعیت ان القیت السمع وانت شهید ان کلامی کان فی نفس التقلید من حیث هؤلا اثر فیه للتقیید فلا معنی	عاری بے عقل متزلزل ہالک سخت عاجز ہو تو یہ دور کی گمراہی ہے یا احکام پہچاننے کے لیے کوئی نئی راہ اور ہے اور یہ ہیں آپ کہ خود اجتہاد و تقلید میں اس کا حصر کرچکے ہیں۔ بر تقدیر اول کیا آپ کو علومِ شرعیہ کے تمام اصول و فروع کی شاخوں میں اجتہاد پہنچتا ہے۔ یا کسی میں پہنچتا ہے کسی میں نہیں۔ بر تقدیر اخیر جس میں آپ مجتہد ہیں، اس کی تعیین کیجئے اور جس میں مجتہد نہیں اس میں اپنی راہ بتائے۔ اور بر تقدیر اول بلکہ وہی خواہ مخواہ ماننی ہے اس لیے کہ اگر تمام مواد میں آپ کے لیے اجتہاد حلال نہ ہوتا تو بعض فنون میں ضرور تقلید واجب ہوتی اور یہ برس کے برس اس کی طرف ہدایت پانے سے خالی نہ جاتے تو اب امام مالک کے قریب امام شافعی کے رقیب اپنی پونجیاں دکھائیے اور تھیلی کھولئے فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائیے جن کا حکم خاص آپ نے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن و اول و آخر و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل کسی بات میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں ابھی ابھی حق ظاہر ہوا جاتا اور دھوکا زوال پاتا ہے اور دیکھو تمہیں اللہ کے معاملے میں فریب نہ دے وہ فریبی، اور مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا بیان آپ نے حضور قلب سے کان لگا کر سنا تو راہ پالیے ہوں گے میرا کلام نفس تقلید کی محض ذات میں تھا اس میں کوئی اثر کسی قید کا نہ تھا تو خاص کسی

للسوال عن خصوص نوع وتعیینه و مابان محملا وماکان مجملاً فما الا قتراح لتبیینه اما ان المکلف هل یتخیرام یخیر فبحث اخر والکلام فیه فاش مشتهر ولهما ثالث فی الالتزام والکل خارج عن هذا المرام فایاک ثم ایاک ان تخلط الکلام وتخرج المقال عن النظام وعلیک بالانصاف خیر الاوصاف. فان رایت ماالتمسته انت ولم یاتک بدءً انه هو الطریق القویم فذاک المامول من طبعک السلیم و ودک القدیم ولا فانی اعوذ بربی وربک ان تکابر تحقیقا اوتدابر صدیقا وان ابیت فما ان بٰات ما اتیت ولعلک تجد من یجازی بمثل ولا یمل مکابرۃ ولا یخشی مدابرۃ واللہ الھادی ولہ الحمد فی الاولی و الاخرۃ وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولانا الامان الامین فاتح الخلق وخاتم النبیین محمد شارع الاجتہاد للماھرین وامر التقلید للقاصرین وعلٰی اٰلہ الطاھرین وصحبہ	نوع کی تعیین سے سوال کے کوئی معنی نہیں اور جس کلام کا مطلب صاف تھا کوئی اجمال نہ تھا اس کی شرح چاہنا کیا۔ رہا یہ کہ مکلّف بہتر کو چھانٹے یا مختار ہے، یہ دوسری بحث ہے اور اس میں کلام مشہور و معروف ہے اور ان دو کے لیے مسئلہ التزام میں تیسرا اور ہے اور سب اس مطلب سے باہر ہیں تو دیکھو خبردار کلام کو خلط نہ کرنا اور بات کو اس کے سلسلے سے باہر نہ لے جانا اور آپ پر انصاف لازم ہے کہ وہ بہترین اوصاف ہے۔ پس اگر آپ دیکھیں کہ یہ جواب جو آپ کی خواہش پر آیا اور اس نے خود پہل نہ کی یہی سیدھا راستہ ہے جب تو آپ کی طبع سلیم و دوستی قدیم سے اس کی امید ہے ورنہ میں اپنے اور آپ کے رب کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ آپ تحقیق کے ساتھ مکابرہ کریں یا دوست سے قطع دوستی، اور اگر نہ مانتے تو میں ایسا نہ کروں گا اور کیا عجب کہ آپ کو کوئی ایسا مل جائے جو آپ ہی جیسا برتاؤ کرے، نہ مکابرے سے تھکے نہ قطعِ محبت سے ڈرے، اور اللہ ہادی ہے اور دونوں جہان میں اسی کے لیے حمد ہے، اور اللہ کی درودیں ہمارے سردار و مولٰی وپناہ وامین، آغازِ خلقت وانجامِ رسالت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جنہوں نے ماہروں کے واسطے اجتہاد مشروع کیا اور کوتاہ دستوں کو ان کی تقلید کا حکم دیا، اور ان کی پاکیزہ آل اور غلبہ والے

الطاھرین ومجتھدی ملتہ والمقلدین لھم باحسان الی یوم الدین وبارک وسلم ابدالآبدین اٰمین اٰمین والحمدللہ رب العلمین۔	اصحاب اور مجتہدین ملت اور خوبی کے ساتھ قیامت تک ان کے مقلدین پر اور اللہ کی برکتیں اور اس کا سلام ہمیشگی والوں کی ہمیشگی تک آمین آمین ! اور ساری خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لعشر بقین من جمادی الاخرۃ ۱۳۱۹ھ

خط دوم عرب صاحب بقبول ہدایت اُولٰی واستفادہ مسئلہ اُخرٰی

بخدمۃ عـــہ۱ حضرۃ العالم الفاضل جناب مولوی عـــہ۲ احمد رضا خاں صاحب قادری عـــہ۳ سلمہ

امابعد حمد اللہ العظیم والصلوۃ والسلام علٰی نبیہ الکریم فاقول بعد السلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ ان کتابک المنبی عماعندک فی التقلید و فرضیتہ القطعیۃ قدوصل وبہ السرور قد حصل لازلت موفقا ومھدیا ولکن قد بقیت مسئلۃ اخرٰی ھی قرینۃ لمسئلۃ التقلیدوھی مسئلۃ القول بان لاولیاء اللہ رضی اللہ عنھم	اللہ کی حمد اور اس کے نبی کریم پر درود وسلام کے بعد میں السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد کہتا ہوں کہ آپ کا نامہ تقلید اور اس کی فرضیتِ قطعیہ میں آپ کے اعتقاد سے خبر دینے والا آیا اور خاص اسی کے سبب بے شک سرور حاصل ہوا آپ ہمیشہ توفیق پائیں اور ہدایت کے ساتھ رہیں، لیکن ایک مسئلہ اور باقی رہ گیا ہے وہ اسی مسئلہ تقلید کے متصل مذکور ہے اور وہ مسئلہ اس کہنے کا ہے کہ اولیاء اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم

عـــہ۱: ھکذا بخطہ ۱۲۔ عـــہ۲ ھکذا بخطہ ۱۲ عـــہ۳: ھکذا بخطہ ۱۲

تصرف عــہ فی العالم بمعنی ان الکاملین من البشر قد فوض الیھم انتظام جزء من العالم ومنھم من فوض الیه العالم کله فمنھم من ھو مثل الوزیر و منھم من ھو مثل العمال ومنھم من ھو مثل الاعوان ولا اقول ان التصرف لیس له الاھٰذا المعنی بل انا لا استبشع الا ھذا المعنی فان کان علی التصرف بھذا المعنی دلیل من الشرع فافدنی به وان کان للتصرف معنی غیر بشع فعلمنیه۔والسلام محمد طیب۔ویا سیدی انّی لما تأملت جوابک عن مسئلة وجوب التقلید وجدتک تقول ان کلامک فی التقلید المطلق لا فی المقید افترید ان التقلید الخاص لشخص معین غیر واجب فان کان ھذا مراد ک فعرفنا به والا فبین لنا مطلبک ولیس مراد نا من مخاطبتک الا لاطلاع علٰی ما عندک ونسئلک المساحة فی التکلیف۔	کے لیے عالم میں تصرف حاصل ہے اس معنی پر کہ کامل آدمیوں کو ایک حصہ عالم کا انتظام سپرد ہوا ہے اور بعض کو تمام جہان سپرد ہے تو ان میں کوئی وزیر کی مانند ہے اور ان میں کوئی کارکنوں کی طرح اور ان میں کوئی سپاہی کی مثل ہے اور میں نہیں کہتا کہ تصرف کے لیے بس یہی معنی ہیں بلکہ میں ناخوش نہیں سمجھتا مگر اسی معنی تصرف پر شرع سے کوئی دلیل ہو تو مجھے افادہ فرمائیے اور اگر تصرف کے کوئی اور معنی ہوں کہ ناخوش نہ ہوں تو مجھے تعلیم کیجئے۔ والسلام محمد طیب۔ اور اے میرے آقا! جب میں نے مسئلہ وجوبِ تقلید میں آپ کے جواب کو غور کیا تو آپ کا یہ بیان پایا کہ آپ کا کلام مطلق تقلید میں ہے نہ مقید میں، تو کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص معین کی خاص تقلید واجب نہیں۔ پس اگر آپ کی یہ مراد ہے تو ہمیں اس کی معرفت دیجئے ورنہ ہم سے اپنا مطلب بیان کیجئے اور آپ کے مخاطبے سے ہماری اسی قدر مراد ہے کہ جو کچھ آپ کے نزدیک حکم ہے وہ ہمیں معلوم ہو جائے اور ہم اس تکلیف دہی میں آپ سے معافی مانگتے ہیں فقط۔

مترجم غفراللہ لہ گزارش کرتا ہے کہ عرب صاحب کا یہ دوسرا خط ایک مدت کے بعد ماہِ رجب میں آیا، حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم اندر تشریف فرما تھے۔ دروازے پر ایک سید صاحب تشریف رکھتے تھے، عرب صاحب کا فرستادہ کوئی لڑکا انہیں خط دے کر روانہ ہوا۔ جب خط ملاحظہ عالیہ

عــہ: ھکذا بخطه ۱۲۔

حضرت مکتوب الیہ میں حاضر ہوا اگرچہ مدت سے دورہ درد کمر شروع ہوگیا اور بخار بھی تھا مگر فوراً جواب دینا چاہا، خط لانے والے کے لیے ارشاد ہوا ذرا ٹھہریں۔ معلوم ہوا کہ وہ تو اسی وقت چلتا ہوا اور وہ سید صاحب اسے پہچانتے بھی نہیں کہ کون تھا کہاں گیا۔ حکیم مولوی خلیل اللہ خاں صاحب بریلوی رامپور سے وطن واپس تشریف لانے والے تھے ان کا انتظار کرکے دوسرے مفاوضہ عالیہ ان کے ہاتھ مرسل ہوا۔

مفاوضہ دوم حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بجواب خطِ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ط

سمع سامع حسن بلاء اللہ فینافلوجھہ الکریم الحمد حمدا یکفینا، ومن کل داء باذنہ یشفینا، ومن کل عاھۃ بمنہ یقینا، ویزیدنا بفضلہ ھدی ویقینا والصلوۃ والسلام علٰی والینا، وسیّدنا وھادینا وشافعنا وشافینا الارأف بنا من امھاتنا وابینا خلیفۃ اللہ الاعظم فی العالمینا، المولّی علینا وعلٰی ماخلفنا وما بین ایدینا وعلٰی الہ وصحبہ الفائزین فوزاً مبینا، واولیائہ المتصرفین فی العالم باذنہ تمکینا، وعلینا بھم ولھم اجمعینا، ویرحم اللہ من قال امینا، امّا بعد فجاء الکتاب وسربہ قلوب الاحباب لما فیہ افصاح	جو کان رکھتا ہو ہم پر اللہ تعالٰی کی خوبی نعمت سنے اسے کی وجہ کریم کے لیے وہ حمد ہے جو ہمیں بس ہو اور باذنِ الٰہی ہمیں ہر مرض سے شفا بخشے اور باحسان ربانی ہمیں ہر آفت سے بچائے اور بفضلِ خداوندی ہمیں ہدایت ویقین زیادہ فرمائے، اور صلوۃ وسلام ہمارے والی ہمارے مولٰی ہمارے ہادی ہمارے شافع ہمارے شافی پر جو ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں تمام جہان میں سب سے بڑے نائب خدا ہیں ہم پر اور تمام آئندہ مخلوق اور گزشتہ خلقت سب پر والی و حاکم ہیں اور انکے آل واصحاب پر کہ روشن کامیابی سے کامیاب ہیں اور ان کے اولیاء پر کہ ان کے حکم سے قابو پا کر عالم میں تصرف کرتے ہیں اور ان سب کے صدقے میں ان کی برکت سے ہم پر، اور اللہ کی مہر آمین کہنے پر، بعد حمد وصلوۃ واضح ہو خط آیا اور دلِ دوستاں نے سرور پایا کہ اس سے قبولِ حق صاف پیدا تھا اور

بقبول الصواب واقتراح فی مسئلة اخری لکشف الحجاب وھکذادیدن اولی الالباب یردون ناھلین مناھل العباب لیرتووا ویرووا من یروہ فی تباب، فاردت وحق لی من فوری الجواب وان کان للحمی بحمای اقتراب و جع فی الخاصرة قدطال وطاب کفارة للذنوب ان شاء الوہاب والی الان منه بقیة للذھاب فانبئت ان الاٰتی بالکتاب اٰب وغاب و لم ادرمن ھو والیٰ این ثاب حتی جاء اخی وانسی وسرور نفسی الحکیم المولوی خلیل اللہ خان حفظه اللہ الی یوم الحساب فاجبت ان ارسل علی یدیه الجواب لان مثل الکتاب لااحب ان یکون الاباصحاب وبرنا نستعین فی کل باب،نعم قد قلت واقول ان مقولی الذی کان عنه السؤال انما کان فی التقلید من دون تقییدلکن یا اخی ھل یشعر الحکم علی مرسل بنفیه عن شیئ فی حوزہ دخل فمع قطع النظر عن ان سوالک ھذا المجددعسٰی ان لایرٰی له منشؤ مسدد ان اشعر اشعر بنفی الفرضیة اٰیة فرضیة للقطع مرضیة فماذا الوثوب الی الوجوب وھا انت

ایک اور مسئلے سے پردہ کشائی کی درخواست تھی اور خردمندوں کا یہی دستور ہے کہ پیاسے ہوں تو دریائے عظیم کے گھاٹ پر آتے ہیں کہ آپ سیراب ہوں اور جسے ہلاک ہوتا دیکھیں اسے سیراب کریں، میں نے چاہا اور خود یہی مجھے سزاوار تھا کہ فوراً جواب دوں اگرچہ تپ کر میرے بدن سے قریب تھا اور کمر میں درد کہ مدتوں رہا اور اچھا ہوا اللہ چاہے تو گناہوں کا کفارہ تھا اور ابھی اس کا بقیہ جانے کو باقی ہے اتنے میں مجھے خبر ملی کہ آرندہ پلٹ گیا اور غائب ہوا اور مجھے نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھا اور کہاں واپس گیا یہاں تک کہ میرے برادر مونس وسرورِ قلب حکیم مولوی خلیل اللہ خاں کہ اللہ تعالٰی قیامت تک ان کا نگہبان ہو، آئے تو میں نے ان کی معرفت جواب بھیجنا چاہا کہ ایسے خطوط میں مجھے یہی پسند ہے کہ کسی کے ساتھ ہی مرسل ہوں اور ہم معاملے میں اپنے رب کی مدد چاہتے ہیں، ہاں بے شک میں نے کہا اور اب کہتا ہوں کہ میرا وہ کلام جس سے سوال ہوا بے کسی تخصیص کے محض تقلید میں تھا مگر برادرم! کیا کسی مطلق پر حکم ایسی کسی شے سے نفی بتاتا ہے جو اس کے احاطہ میں داخل ہے تو قطع نظر اس سے کہ آپ کے اس سوال تازہ کا شاید کوئی صحیح منشا نظر ہی نہ آئے وہ کلام اگر بالفرض مشعر ہوگا تو خاص سے نفی فرضیت کا، کیسی فرضیت جو یقین کے لیے پسندیدہ ہے تو یہ وجوب کی طرف کود جانا کیسا اور ہاں یہ ہیں آپ سلیم طبیعت والے

ذاذوقریحة سلیمة قدابان ابن اخت خالتک الکریمة ان البون بین الواجب والفرض کمثله بین السما والارض بل قد اظهر ان الفرض علمی وعملی وان الکلام ھٰھنا فی العلمی فمالی اراہ یعف وینکر ویخیّرویذھل عمایخبر وان اولته بالافتراض القطعی فلم یقل به احد فی الخصوص النوعی نعم اذا اتضح لک الحق فی مبحث قدسبق فاعلن بافتراض التقلید المطلق فمثلک بالاعتراف للحق احق ثم ان اردت ان تصدر بالحق عماوردت فاجبنی اولاً عما سألتک وطریت الجواب ان کیف عملک وعلمک بمحلک ومجالک فی ھذاالباب الٰی غیر ذلک مما فصلته فی اول کتاب ثم اذا انت من اخوانه العلم وقد قلت اخدمه مذثلثین سنة فلایظن بک ان تلا تعمل اوتعمل وانت عن حکم سبیله فی غفلة وسنة وقد علمت ان ابناء الزمان فی ذاالمنھج لیسوا علٰی شان بل ھم بین مکفّرومحّرم ومجوّز وملزم و مخیّر ومتخیرّ ومطلق و	خود آپ کی خالہ کریمہ کا بھانجا ظاہر چکا کہ واجب و فرض میں زمین و آسمان کا فرق ہے بلکہ یہ روشن کرچکا کہ فرض دو قسم ہے، علمی و عملی، اور یہاں گفتگو علمی میں ہے، تو اب کیا وجہ ہے کہ میں اسے پاتا ہوں کہ پہچان کر شناسا ہوتا ہے اور خود خبر دے کر بھولا جاتا ہے اور اگر آپ اسے فرضیتِ قطعیہ سے تاویل کریں تو خاص نوع میں اس کا کوئی قائل نہیں، ہاں جب کہ گزشتہ بحث میں آپ پر حق واضح ہوگیا ہے تو تقلید مطلق کی فرضیت کا اعلان دیجئے کہ آپ جیسے کو حق کا اقرار زیادہ سزاوار ہے پھر اگر آپ چاہیں کہ جہاں آئے وہاں سے حق کے ساتھ پلٹئے تو اولاً ان امور کا جواب دیجئے جو میں نے سوال کیے اور آپ نے جواب نہ دیئے اور آپ کا عمل کیونکر رہا اور آپ اس میں اپنا مرتبہ واقتدار کہاں تک جانتے ہیں اور اسکے سوا اور سوالات جو نامہ اول میں میں نے بہ تفصیل لکھے پھر جب کہ آپ برادرانِ علم سے ہیں اور خود اپنے منہ سے تیس سال سے اس کے خادم رہے ہیں تو یہ تو آپ پر گمان نہ ہوگا کہ آپ عمل ہی نہیں کرتے یا عمل کرتے ہیں تو اس طرح کہ اس کی راہ کے حکم سے غفلت و خواب میں ہیں، اور آپ کو خوب معلوم ہے کہ ابنائے زمان اس مسلک میں ایک حال پر نہیں بلکہ کوئی کفر کہتا ہے کوئی حرام، کوئی جائز، کوئی واجب، کوئی تخییر کی راہ چلتا ہے کوئی تخیر کی۔ کوئی مطلق

حاصر فی الاربعة الاکابر وقائل بالتلفیق ومائل فیه الی التفسیق ومبیح فی اعمال لا فی عمل و مرخص و ناہٍ بعد العمل فھٰذہ عدة مواضع ولھم فی کلھا مشارع ومنازع ومن طلب الحق و جانب المراء فلیس الکلام معھم علٰی حد سواء فعین لی ثانیا فی جمیعھا ماانت سابلکه لتخاطب علٰی منسک انت ناسکه ثم ائت اخاک سائلا مستفیدا لاصائلا عنیداً اولِن فی یدہ وانقد بقودہ فمنھما سألک عن شیئ فاجب و ایمنا سار بک فاقصد واقترب فبعون الھه لیسلکن بک صراط سوی ویستدرجک حتی یوقفک علٰی منزل الھدٰی ولربما لایعرف بدءً بعض مقاصدہ ثم یحمد اُخراحسن موارده فمن طلب الحق فھٰذا السبیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اما سؤلک عن تصرف الاولیاء فی العالم واعترافاک انک لا تستشبع من معانیه الا ما تعلم فان کان مرادک بتفویض امر مایوجب معاذاللہ

کہتا ہے، کوئی چار اکابر میں محصور کرتا ہے، کوئی تلفیق مانتا ہے، کوئی اسے فسق بتانے کی طرف جھکتا ہے، کوئی کہتا ہے مختلف اعمال میں جائز ہے نہ ایک میں، کوئی عمل کے بعد رخصت دیتا کوئی منع کرتا ہے۔ تو یہ متعدد مواضع میں اور لوگوں کے لیے ان سب میں مختلف راہیں مختلف ماخذ ہیں اور جو حق کا طالب اور جدال سے مجتنب ہو تو ظاہر ہے کہ ان سب کے ساتھ گفتگو ایک روش پر نہیں تو ثانیاً ان تمام مواضع میں اپنا مسلک معین کیجئے کہ آپ سے اسی روش پر کلام ہو۔ اس کے بعد اپنے بھائی کے اِس طلبِ فائدہ کے لیے آیئے نہ حملہ آور ہٹ دھرم بن کر اور اس کے ہاتھ میں نرم ہوجایئے جو کچھ پوچھے بتایئے، جہاں لے چلے قصد کیجئے اور قریب ہوجایئے تو قسم ہے کہ وہ اپنے رب کی مدد سے آپ کو سیدھی راہ لے جائے گا اور آپ کو آہستہ آہستہ چلائے گا یہاں تک کہ منزلِ ہدایت پر کھڑا کردے گا اور بے شک بارہا ابتداء میں اس کے بعض مقصد پہچان میں نہ آئیں گے پھر انجام کار اس کی خوبی مورد کی حمد ہوگی تو جو طالبِ حق ہو تو راہ یہ ہے اور اللہ ہمیں کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا، رہا عالم میں تصرف اولیاء سے آپ کا سوال اور آپ کا اقرار کہ اس کے معانی سے آپ وہی ناخوش سمجھتے ہیں جو آپ کے علم میں ہے اگر سپرد کردینے سے آپ کی وہ مراد ہو جو معاذاللہ

تعطیل ذی الامر کملک فی الدنیا ولی ازمة امر الٰی بعض الامراء فتنفذ احکامه فیه غنیة عن احکام الملک فی خصوص ماجری بل من دون عمله بما حدث واعتری وکذلک بالعون والوزیر من هو للملک معین ونصیر یتحمل عنه بعض ماعلیه من الاوزار والاثقال ویفیده عونا فیما یهمه من الاعمال و الاشغال فهذا لا شک بشع شنیع لامحص بشع بل کفر فظیع وحاش لله ان یتوهمه احد من المسلمین بل کافرا ایضا اذا کان من الموحدین فاستبشاعک اذن انما یرجع الی معنی باطل اخترعه تو ہم عاطل ماله فی المسلمین عین ولا اثر ومن ساء بهم ظنا فقد کذب وفجر وان کان معناک واجیرک بالله ان یکون مرماک ان البشع ان یکون المولٰی سبحنه وتعالٰی شرف جمعا من عباده المکرمین بان اذن لهم فی التصرف فی العلمین من دون ان یجری فی مبلکه الاّ مایشاء اویکون لغیره ذرة من ملک فی ارض وسماء اویتوهم هناک

مالک امر کو معطل کردینے کی موجب ہو جیسے دنیا کا کوئی بادشاہ کسی کام کی باگیں ایک امیر کو سپرد کرے تو اس میں اس امیر کے احکام نافذ رہیں گے اور خاص خاص وقائع میں احکامِ شاہی کے محتاج نہ ہوں گے بلکہ جو واقعہ نیا پیدا ہوا اور جو پیش آیا بادشاہ کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی اور ایسے ہی سپاہی و وزیر سے وہ مراد ہو جو بادشاہ کی اعانت و یاروی کرے اس پر سے بعض بوجھ اور بار اٹھالے بعض کار شغل میں جن کی بادشاہ کو فکر تھی اسے مدد دے کر فائدہ پہنچائے تو بے شک ناخوش و قبیح ہے، نہ صرف ناخوش بلکہ سخت ہولناک کفر ہے اور خدا کی پناہ کہ اس کا وہم گزرے مسلمان بلکہ کسی کافر کو بھی جب کہ خدا کو ایک جانتا ہو، اس تقدیر پر آپ کا ناخوش جاننا ایک ایسے معنی باطل کی طرف راجع ہے جسے بے اصل وہم نے گھڑلیا، مسلمانوں میں نہ اس کا وجود نہ نشان، اور جو مسلمانوں پر بد گمانی کرے وہ جھوٹا اور بدکار ہے اور اگر آپ کی مراد یہ ہو (اور میں آپ کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں کہ یہ آپ کی مراد ہو) کہ ناخوش یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے گرامی بندوں سے ایک گروہ کو شرف بخشے انہیں عالم میں تصرف کا اذن دے بغیر اس کے کہ اس کے ملک میں بے اس کے چاہے کچھ ہوسکے یا اس کے غیر کے لیے زمین یا آسمان میں کوئی ذرہ بھر ملک ہو یا یہاں کسی قدر معطل ہونے یا بوجھ اٹھانے،

شیئ من تعطیل اوتحمل وزراء وتخفیف ثقیل کما اذن سبحنہ لجبریل ومیکائیل وعزرائیل وغیر ھم من مقربی حضرۃ الجلیل علیھم الصلوۃ والسلام بالتبجیل فی تدبیرالقطر والمطر والزرع والنبات والریاح والجنود والحیواۃ والممات وتصویر الاجنۃ فی بطون الامھات وتیسر الرزق وقضاء الحاجات الٰی غیر ذلک من حوادث الکائنات وھم فیما بینھم علٰی منازل شتی کما انزلھم ربھم حتما وبتّا سلاطین و وزراء واعوان وامراء فھذا مایقولہ المسلم والامراء ھذا کلام اللہ قولا فصلا وحکما عدلاقائلا "فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ "[6] "توفتہ رسلنا" "قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ"۔[7] "وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ یُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ"۔[8] "لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ"۔[9] "اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ"۔[10]

بار بار ہلکا کرنے کا وہم گزرے جیسے اس پاک بے نیاز نے جبریل ومیکائیل وعزرائیل وغیر ہم مقربانِ بارگاہ عزت علیھم الصلوۃ والتحیۃ کو بندوں اور بارش اور روئیدگی اور ہواؤں اور لشکروں اور زندگی اور موت کی تدبیر اور ماؤں کے پیٹ میں بچوں کی تصویر اور خلق کے لیے روزی آسان اور حاجتیں روا کرنے اور ان کے سوا اور حوادثِ کائنات کا اذن دیا ہے اور وہ قطعاً یقیناً اپنے آپس میں مختلف مرتبوں پر ہیں جسے اس کے رب نے جو مرتبہ بخشا ہے بادشاہ ووزیر و سپاہی و امیر، تو یہ بات بے شک مسلمانوں کے کہنے کی ہے اور یہ ہے اللہ کا کلام فیصلہ کرنے والا، ارشاد اور عدالت والا حاکم فرمارہا ہے، قسم ان کی جو کاموں کی تدبیر کرتے ہیں، اسے ہمارے رسولوں نے وفات دی، تو فرما تمہیں ملک الموت وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر فرمایا گیا ہے۔ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان، آدمی کے لیے بدلی والے ہیں اس کے آگے اور پیچھے کہ اس کی حفاظت کرتے ہیں خدا کے حکم سے جب وحی بھیجتا ہے تیرا رب فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں توتم ثابت قدمی بخشو ایمان والوں کو۔

---

[6] القرآن الکریم ۷۹/ ۵

[7] القرآن الکریم ۳۲/ ۱۱

[8] القرآن الکریم ۶/ ۶۱

[9] القرآن لکریم ۱۳/ ۱۱

[10] القرآن الکریم ۸/ ۱۲

"اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ۙ﴿۱۹﴾ ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ﴿ؕ۲۱﴾ "[11]۔ "اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّکِ ٭ۖ لِاَہَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ﴿۱۹﴾ "[12] "اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ "[13] "یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰکَ خَلِیۡفَۃً فِی الۡاَرۡضِ"[14] "اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَہٗ یُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِیِّ وَ الۡاِشۡرَاقِ ﴿ۙ۱۸﴾ وَ الطَّیۡرَ مَحۡشُوۡرَۃً ؕ کُلٌّ لَّہٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ "[15] "فَسَخَّرۡنَا لَہُ الرِّیۡحَ تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖ رُخَآءً حَیۡثُ اَصَابَ ﴿ۙ۳۶﴾ "[16] "وَ الشَّیٰطِیۡنَ کُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ﴿ۙ۳۷﴾ "[17] "وَّ اٰخَرِیۡنَ مُقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ"[18] "ہٰذَا عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِکۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ "[19] "وَ اُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَ الۡاَبۡرَصَ وَ اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ"[20] "وَّ لٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ ؕ"[21]	بے شک وہ ایک عزت والے زبردست رسول کی بات ہے کہ مالک عرش کے حضور جس کی عزت ہے وہاں اس کا حکم چلتا ہے امانت والا ہے۔ میں تو یہی تیرے رب کا رسول ہوں اور میں تجھے ستھرا بیٹا عطا کردوں، بے شک میں زمین پر نائب بنانے والا ہوں۔ اے داؤد! بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔ بے شک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو قابو کردیا پاکی بولتے ہیں پچھلے دن اور سورج چمکتے اور پرندوں کو مسخر کردیا گروہ کے گروہ جمع کیے ہوئے، سب اس کی طرف رجوع لاتے ہیں، تو ہم نے سلیمان کے قابو میں ہوا کو کردیا کہ سلیمان کے حکم سے نرم نرم چلتی ہے جہاں وہ چاہے اور دیو مسخر کردیئے، اور ہر راج اور غوطہ خور اور بندھنوں میں جکڑے ہوئے، یہ ہماری دین ہے تو چاہے دے چاہے روک رکھ بیحساب میں مادر زاد اندھے اور سپید داغ والے کو اچھا کرتا ہوں اور میں مردے جِلادیتا ہوں، خدا کے حکم سے، لیکن اللہ اپنے رسولوں کو قابو دیتا ہے۔

[11] القرآن الکریم ۸۱/ ۱۹،۲۰،۲۱
[12] القرآن الکریم ۱۹/۱۹
[13] القرآن الکریم ۲/ ۳۰
[14] القرآن الکریم ۳۸/ ۲۶
[15] القرآن الکریم ۳۸/ ۱۸۔۱۹
[16] القرآن الکریم ۳۸/ ۳۶
[17] القرآن الکریم ۳۸/ ۳۷
[18] القرآن الکریم ۳۸/ ۳۸
[19] القرآن الکریم ۳۸/ ۳۹
[20] القرآن الکریم ۳/ ۴۹
[21] القرآن الکریم ۵۹/ ۶

"اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ"[22] "حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ"[23] "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ"[24] "وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ"[25] منهم فنبئنی بعلم ماذا تستبشع فیه انما عهدی بك عقولا غیر سفیه والله الهادی وولی الایادی وللعبد الضعیف فی هذا الباب کتاب جامع نافع مستطاب یهدی المستهدی الی الصواب ویردی المستهوی الی التباب جارٍ طبعه باذن الوهاب سمیته الامن والعلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء(۱۳۱۱ھ) ولقبته باکمال الطامه علٰی شرك سوی بالامور العامه(۱۳۱۱ھ) تجد فیه ستین اٰیة وثلٰث مائة احادیث تمیز الطیب من الخبیث وفیما تلوت کفایة لاولی الدرایة و	جس پر چاہے۔انہیں غنی کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔ہمیں خدا بس ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول۔اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں کاموں کے اختیار والے ہیں۔اور اگر اسے لاتے رسول کے حضور اور اپنے ذی اختیاروں کے سامنے تو ضرور اس کی حقیقت جان لیتے وہ جو ان میں بات کی تہہ کو پہنچ جانے والے ہیں۔تو اب علمی راہ سے کہیے اس میں آپ کو کیا برا لگتا ہے،اور میں نے آپ کو جب دیکھا تھا عاقل غیر سفیہ ہی پایا تھا اور اللہ ہادی اور نعمتوں کا مالک ہے۔اور بندہ ضعیف کی اس باب میں ایک کتاب جامع نافع مستطاب ہے کہ ہدایت چاہنے والے کو راہِ حق دکھاتی اور تباہی میں گرنے والے کو ہلاک کرتی ہے،بحکم الٰہی زیر طبع ہے میں نے الامن والعلٰی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء(۱۳۱۱ھ) اس کا نام اور اکمال الطامہ علٰی شرک سوی بالامور العامہ(۱۳۱۱ھ) لقب رکھا ہے اس میں ساٹھ آیتیں اور تین سو حدیثیں پائیے گا کہ طیب کو خبیث سے جدا کرتی ہیں اور جو آیتیں اس وقت میں تلاوت کیں عاقلوں کو وہی

[22] القرآن الکریم ۹/۷۴
[23] القرآن الکریم ۹/۵۹
[24] القرآن الکریم ۴/ ۵۹
[25] القرآن الکریم ۴/ ۸۳

باللّٰه الهداية والحفظ والوقاية والحمد للّٰه فی البداية والنهاية وصلی اللّٰه تعالٰی علی الوالی الاعظم والمولی الاکرم والمولی الاقدم واله وصحبه قادة الامم واولیائه المتصرفین باذنه فی العالم وعلینا بهم وبارك وسلم اٰمین۔ کتـــــــــــــــــــــــبه عبده المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنه بمحمد ن النبی الامی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم للیلتین خلتا من شعبان ۱۳۱۹ھ	کافی ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے ہدایت اور حفظ و نگہبانی ہے۔اور سب تعریفیں اللہ کو آغاز و انجام میں۔اور اللہ کی درودیں والی اعظم و مولائے اکرم وحاکمِ اقدم اور ان کے آل و اصحاب پیشوایان اُمت اور ان کے اولیاء پر کہ ان کے حکم سے عالم میں تصرف فرماتے ہیں اور ان کے صدقے میں ہم پر اور اللہ کی برکت اور سلام، امین (ت) کتـــــــــــــــــــــــبه عبده المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنه بمحمد ن النبی الامی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم من شعبان ۱۳۱۹ھ

مترجم: کہتا ہے غفرلہ اس صحیفہ شریفہ کے بعد تین مہینے کامل انتظار ہوا، عرب صاحب کی طرف سے جواب نہ آیا، آخر تین مہینے تین دن کے بعد عالیجناب نواب مولوی محمد سلطان احمد صاحب قادری دام مجدہم کے ہاتھ کہ پنجم ذی القعدہ کو رامپور تشریف لیے جاتے تھے تیسرا صحیفہ شریفہ بہ تقاضائے جواب سوالات مرسل ہوا۔

مفاوضہ سوم از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بتقاضائے جواب سوالات دو[2] مفاوضہ سابقہ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم، نحمده ونصلی علی رسوله الکریم، وبعد فهٰذا رابع شهر مذ ارسلت الکتاب و لم تحر الجواب وقد کان کصاحب السابق الماضی علیه خمسة شهور مشتملا علٰی اسئلة دینیة لامعة النور فلم تجب عن هذا ولا عن ذاك مع	بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم، نحمده ونصلی علی رسوله الکریم، بعد حمد وصلوٰۃ یہ چوتھا مہینہ ہے کہ میں نے خط بھیجا اور آپ نے جواب نہ دیا اور یہ خط بھی پہلے کی طرح جسے پانچ مہینے گزرے ہیں روشن و تاباں سوالاتِ دینیہ پر مشتمل تھا آپ نے نہ اس کا جواب دیا نہ اس کا، حالانکہ یہ سلسلہ خود آپ ہی نے شروع کیا تھا۔

مع انك انت البادی فیما ھناك وانا امھلك عدة ایام اُخر لتجیب مفصلا عن کل مستطر فان مضی یوم الخمیس تاسع ھذاالشھر النفیس ولم یأت منك الجواب تبین انك غلقت الباب و طویت الصحف وجف القلم بما سیجف وللہ الحمد فی الاولٰی والاخرة والصلوات الزاھرة والتحیات الفاخرة علٰی سیدنا وصحبه وعترته الطاھرة امین۔ کتـــــــــــــــــــــــــبه عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنه بمحمد ن النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم لخمس خلون من ذی القعدة یوم السبت ۱۳۱۹ھ	میں آپ کو چند دن کی اور مہلت دیتا ہوں کہ جتنے سوالات لکھے ہیں سب کا مفصل جواب دیجئے، اگر روز پنجشنبہ کہ اس نفیس مہینے کی (دسویں عـــہ) ہوگی گزر گیا اور آپ کی طرف سے سوالات کا جواب نہ آیا تو ظاہر ہوگا کہ آپ نے دروازہ بند کرلیا اور دفتر لپیٹ دیئے اور قلم خشک ہوجائے گا جس بات پر عنقریب خشک ہونے والا ہے اور اللہ ہی کے لیے اوّل وآخر میں حمد ہے اور چمکتی درودیں اور گرامی تحیتیں ہمارے مولٰی اور انکے اصحاب وآلِ طاہرین پر، آمین! (ت) کتـــــــــــــــــــــــــبه عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنه بمحمد ن النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم پنجم ذی العقدہ بروز شنبہ ۱۳۱۹ھ

مترجم: غفرلہ کہتا ہے مسلمان ملاحظہ فرمائیں کہ اس صحیفہ منیفہ میں سوا تقاضائے جواب کے کیا تھا، عرب صاحب کی نسبت کون سا سخت کلمہ تھا مگر ہوا یہ کہ عرب صاحب جوابوں کے عجز سے بھرے بیٹھے تھے وہ سوال ان پر پہاڑ سے زیادہ گراں تھے ڈر تھا کہ مبادا جواب طلب ہو تو کیا کہوں گا جب پہلے کو پانچ اور دوسرے کو تین مہینے گزر گئے دل میں کچھ مطمئن ہوئے ہوں گے کہ شاید قسمت کا لکھا ٹل گیا مگر افسوس کہ ناگاہ ادھر سے تقاضوں کا پہاڑ ٹوٹ ہی پڑا۔ اب رنگ بدل گیا اور وہ عجز جس سے بھرے بیٹھے تھے جہل بن کر اُبل گیا۔ اس صحیفہ شریفہ کا پہنچنا اور طیب صاحب کا نام کی طیب وپاکیزگی سے اپنی ذاتی اصالت کی طرف پلٹ جانا، اگلے مراسلات میں طرفین کے محاورات

عـــہ: پنجشنبہ کی دسویں خود اسی صحیفہ شریفہ کی تاریخ سے ظاہر تھی کہ پنجم روز شنبہ ارشاد فرمائی، لفظ تاسع سبق قلم تھا اور خود پنجشنبہ صراحۃً مذکور ہونا رفع التباس کو بس تھا۔ مہلت پنجشنبہ تک عطا ہوئی وہ تاسع ہو یا عاشر ۱۲ مترجم۔

دیکھئے اور اب اس تحریر ثالث کو ملاحظہ کیجئے۔

خط سوم عرب صاحب بہ تبدیل رنگ واظہار خشم بے درنگ

وصلتی خطك المورخ عـــہ۱ ۵ذوالقعدۃ ۱۱ عـــہ۲ ۱۱ ذو القعدۃ فکیف اجیبك یوم التاسع ولکن امتثالا لا مرك سیأتیك الجواب الذی تعلم بہ اننی ماسکت عن الجواب الاصیانۃ لاغلاطك ان تظھر ولجھلك ان یشھر ستعلم لیلٰی ای دین تداینت وای غریم فی التقاضی غریمھا۔ محمد طیب"	مجھے تمہارا خط پانچویں ذوالقعدہ کا لکھا گیارہویں ذوالقعدہ کو پہنچا تو میں نویں تاریخ کو کیسے تمہیں جواب دوں، مگر آپ کا حکم ماننے کو عنقریب آپ کے پاس وہ جواب آتا ہے جس سے تمہیں معلوم ہوگا کہ میں جواب سے صرف اس لیے خاموش رہا تھا کہ تمہاری غلطیوں کو ظاہر ہونے اور تمہاری جہالت کو تشہیر سے بچاؤں اب جانا چاہتی ہے لیلٰی کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرض خواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرض خواہ ہے۔　　محمد طیب"

مترجم: غفرلہ کہتا ہے کہ تقاضائے جواب پر عجز کی جھنجھلاہٹ نے عرب صاحب کو ایسے غیظ میں ڈالا کہ ذرا سے کارڈ میں بدحواسیاں صادر ہوگئیں، مثلاً پہلی بدحواسی کہ ابتداء میں القاب وآداب درکنار اللہ عزوجل کا نام بھی چھوٹا، پہلے دونوں خط مسلمانی طریقے پر بسم اللہ شریف یا حمد وصلوۃ سے آغاز تھے اس کی ابتداء یہیں ہے کہ وصلنی خطک (تمہارا خط پہنچا) دوسری بدحواسی براہِ طنز وسخریہ ایک پرانا شعر عـــہ۳ لکھ دینے کا شوق چرایا تو ایسے بھکے کہ اپنے ہی کو لیلٰی بنایا۔

عـــہ۱: ھکذا بخطہ دام فی خبطہ ۱۲　　عـــہ۲: ھکذا بخطہ لازال فی خبطہ ۱۲

عـــہ۳: یہ شعر ایک عجیب قصیدے کا ہے جس کی تفصیل مضامین جناب مولوی عبدالحق صاحب خیرآبادی بیان کرتے تھے اگرچہ قصیدہ یہاں سے متعلق نہیں مگر الشیئ بالشیئ یذکر الخ پر بات یاد آجاتی ہے۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

حق برزبان جاری شود، یہ نہ دیکھا کہ کون مدیون ہے کون قرضدار ہے سوالات کا قرضہ کس پر سوار ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) دوستان علم وادب کے لیے اسی کے بعض اشعار کہ اس وقت یاد آئے تحریر ہوتے ہیں، زبان عرب کا مستند شاعر اپنی ایک کنیز کی شان میں کہتا ہے۔

عجبت للیلٰی زنجبار اشتریھا وکاتبتھا کیما یتم نعیمھا فما صنعت الا الاباق مدینۃ وما ابقیت الا ودینی ندیمھا ستعلم لیلٰی ای دین تداینت وای غریم فی التقاضی غریمھا تمکت بحکم الرق ثم تھتّدت اباقا وسیما الزنج فی القلب سیمھا تودّا ولو درس الخیانۃ لیتنا مدرّسۃ للغدر فیما نقیمھا ترفضت الخنّاء ثم تنشّرت تعدّی الدواء الداء عی حکیمھا فلیلٰی وان کان اسمھا طیبا غدت خبیثۃ نفیس یرتضیھا لئیمھا ورُبّ مسمّی کاذب یعبق اسمہ برائحۃ ما فی المسمّی نسیمھا کمھلکۃٍ تدعی بعکس مفازۃً وکافورۃ زنجیۃ بان شیمھا الیلی الیلٰی ای دفار ھجوتِ من اتتہ المعالی صفوھا وصمیمھا	مجھے زنجبار کی لیلٰی سے تعجب آتا ہے میں نے اسے خریدا اور مکاتب کیا تھا کہ اس کی آسائش پوری ہو (یعنی اتنا مال اپنے کسب سے کمائے تو تو آزاد ہے) اس نے کچھ نہ کیا سوا اس کے کہ میرا دین لے کر بھاگ گئی اور وہ نہ بھاگی مگر اس حال پر کہ میرا دین اس کے ساتھ ہے اب جانا چاہتی ہے لیلٰی کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرض خواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرضخواہ ہے۔ کنیزی کے باعث مکیہ بنی پھر بھاگ کر ہندیہ ہوگئی اور زندگی صورت کی علامتیں دل میں موجود ہیں خیانت کے درس والے تمنا کرتے ہیں کاش ہم اسے اپنے یہاں بے وفائی کی تعلیم دینے پر مدرس مقرر کریں وہ سڑا ہندی پہلے تو رافضن بنی پھر نیچریہ ہوگئی، دوا کی حد سے مرض بڑھ گیا۔ اس کا حکیم اس کے علاج سے عاجز آیا تو لیلٰی اگرچہ نام کی پاکیزہ ہے نفس کی خبیثہ ہے کہ اسے نفس کا کمینہ پسند کرے گا اور بہت جھوٹے نام کے مسمے ہوتے ہیں کہ نام ایسی خوشبو سے مہکتا ہے کہ مسمے میں جس کی ہوا بھی نہیں جیسے جائے ہلاک کو برعکس مفازہ یعنی جائے نجات کہتے ہیں اور زن زنگیہ کو جس کی سیاہیاں ظاہر ہیں۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

کس سے تقاضا ہے کس پر چڑھائی ہے غریم نے کس کی جان پر بنائی ہے۔

چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر

خیر، ع

مہرباں آپ کی خفت مرے سر آنکھوں پر

تیسری بدحواسی اسی خط تقاضا پہنچتے ہی یاران سرپل میں کچریاں پکیں وہابیت کی فوج مقہوریت موج (جو حضرت نواب خلد آشیاں مرحوم مغفور کے عہد سنیّت مہد میں کرے جوتے کے نیچے دبی تھی سر اٹھانے بلکہ مذہب بتانے کی جان نہ تھی اب کچھ کچھ کھل کھیلی اور گریز کرکے پرپرزے نکال چلی ہے) ہل چلی مچی پرانے پرانوں کا سہارا لگانے سنت کے خلاف پرندوہ منانے سے کمیٹی میں یہ رائے پاس ہوئی کہ عرب صاحب نے بہت مدتوں سے دشمنی تقلید میں سر کھپایا، برسوں دودچراغ کھایا، کچھ خرافات مزخرفات کا ملغوبا جمع کر پایا ہے۔ سوالات کے جواب کو توڑان گھائی بتایئے اور وہ پچھلی محنتوں کا سارا نتیجہ بنام جواب آگے لایئے۔ جب بعون اللہ تعالیٰ دندان شکن رد ہوگا۔ اس وقت تو وہ عوام کے آگے ناک رہ جائے گی کہ دیکھو۔ ع

ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں

خط تقاضا چھٹی ذی القعدہ روز ایک شنبہ کو پہنچا تھا، آٹھویں تک کمیٹی میں یہ رائے جم پائی اور وہ جواب بہ صد پیچ وتاب تحریر ہوا کہ جواب پیچھے سے دیں گے، صحفیہ تقاضا میں پنجشنبہ تک کی مہلت مقرر فرمادی تھی، اس کا یہ جواب سوچا کہ خط ہمیں ۱۱ ذی القعدہ روز جمعہ کو پہنچا ہم پنجشنبہ تک جواب کیونکر دیتے یہاں تک تو عیاری و چالاکی سے کام لیا گیا۔ اب عجز کی بدحواسی اپنی جھلک دکھاتی ہے کمیٹی وہابیت نے ایسے کذب صریح کی رائے دی تھی تو لفافے میں بھیجنا تھا کہ کذب پر لفافہ رہتا عام شخصوں پر ثبوت نہ ہوسکتا مگر بدقسمتی سے کارڈ میں لکھا جس پر روانگی ووصول کی مہرہائے ڈاک نے واضح کردیا کہ بعنایت الٰہی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

دعی عنك تهجاء الرجال واقبلی
لك الحظ لاللا خیلیّة

کافورہ نام رکھتے ہیں اے لیلٰی اے لیلٰی اری گندی تو نے اس کی ہجو کہی جسے صاف و خاص بلندیاں حاصل ہوئیں، مردوں کی بدگوئی سے درگزر اور آکہ میں لیلےٰ اخیلیّہ کا نہیں تیرا حصہ ہے ۱۲ مترجم۔

حضرت کا یہ فریب نامہ سہ شنبہ ۸ ذی القعدہ کو ڈاک خانہ رامپور سے روانہ ہو کر چہار شنبہ نویں ذی القعدہ کو خدمت اقدس بندگان حضرت مکتوب الیہ میں باریاب ہولیا یعنی لکھے جانے سے دو چار دن پہلے ہی پہنچ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عرب صاحب کی ان خوبیوں پر بھی حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی نے اسی علم سے کام لیا جو اربابِ علم کو اہل جہل کے ساتھ شایان ہے بغور ملاحظہ فریب نامہ مذکورہ ڈاکخانہ سے رسید لے کر یہ صحیفہ چہارم امضاء ہوا۔

مفاوضہ چہارم حضرت عالمِ اہلسنت دام ظلہ بجواب خطِ سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، وبعد فجاء الکتاب ولم یات الجواب ولست متفرغا للجھل والسباب ووصولہ قبل وجودہ بیومین عجب عجاب وبعد قد بقی علیك من الیوم الی الغد الوقت الموعود فان مضی ولم یأت الجواب علم ان بابك مسدود وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبارك علی صاحب المقام المحمود والہ وصحبہ العز السعود والحمد للہ الغفور الودود۔ کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لتسع خلون من ذی القعدۃ ۱۳۱۹ھ یوم الاربعاء	بسم اللہ الرحمن الرحیم ، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو خط آیا اور جواب نہ آیا اور جہالت کی باتوں اور گالی گلوچ کی مجھے فرصت نہیں اور اس خط کا عالم ایجاد میں آنے سے دو دن پہلے یہاں پہنچ جانا سخت تعجب کا اچنبھا ہے اور ہنوز آج سے کل تک آپ کے لیے روز موعود کا وقت باقی ہے اگر وہ گزر گیا اور جواب نہ آیا تو معلوم ہوگا کہ آپ کا دروازہ بند ہے، اور اللہ تعالٰی کے درود وسلام وبرکات صاحب مقام محمود اور ان کے آل واصحاب نور وسعادت والوں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو گناہ بخشے اور اپنے بندوں سے محبت فرمائے۔ کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لتسع خلون من ذی القعدۃ ۱۳۱۹ھ روز چہار شنبہ

مترجم: غفرلہ کہتا ہے کہ روزِ موعود گزرا اور جمعہ گزرا اور جواب نہ آیا تو اس صحیفہ پنجم نے امضا پایا۔

مفاوضہ پنجم حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ باعلام تمامی حجّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. وبعد فقد مضی امس یومك الموعود بل زاد علیہ الیوم الموجود یوم الجمعۃ المبارك المسعود ولم یأت منك شیئ من المردود فانجلی الحجاب وانتھی الخطاب والحمد للہ الکریم الوہاب ولن یقبل منك ھذا الا الانقیاد لما ارشدناك الیہ من الحق والرشاد والحمد للہ العلی الجواد والصلوۃ و السلام علی سید الاسیاد محمد والہ وصحبہ الامجاد. امین۔ کتـــــــــــــــــــــــبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاحدی عشرۃ مضین من ذی القعدۃ ۱۳۱۹ھ	بسم اللہ الرحمن الرحیم. نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. بعد حمد وصلوۃ بلاشبہہ کل آپ کا روز موعود گزر گیا بلکہ آج کا دن روزِ مبارک وہمایوں جمعہ اور زائد ہوا اور آپ کی طرف سے کچھ جواب نہ آیا تو پردہ کھل گیا اور مخاطبہ تمام ہوا اور سب خوبیاں اللہ کریم بہت عطا فرمانے والے کو، اور آپ سے کچھ پذیر نہ ہوگا مگر اس حق و صواب کے لیے مطیع ہونا جس کی طرف ہم نے آپ کو ہدایت کی اور سب تعریفیں اللہ بالا وبے غرض بخشندہ کو اور درود وسلام سب سرداروں کے سردار محمد اور ان کے آل واصحاب معززین پر آمین۔ کتـــــــــــــــــــــــبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یازدہم من ذی القعدۃ ۱۳۱۹ھ

مترجم: غفرلہ کہتا ہے الحمد للہ حضرت عالم اہلسنت کے ساتھ عرب صاحب کا مکالمہ ختم ہوا اور عرب صاحب کا جوابوں سے عجز روشن و آشکار ہوگیا۔

ذلك بان اللہ ھو الحق وان اللہ لایھدی کید الخائنین والحمد للہ رب العلمین وقیل بعدا للقوم الظّٰلمین۔

زیادتِ افادت

عرب صاحب کی خوبیِ تہذیب اور اس کے جواب میں حضرت عالمِ اہلسنت کا حلمِ عجیب ناظرین نے ملاحظہ فرمایا اب مستفیدانِ بارگاہِ سنّت کا ادب اجمل اور کریمہ۔ "وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِيۡنَ ۝" [26]۔ یہ کریمانہ عمل بنظرِ اعتبار مشاہدہ کیجئے۔ مکرمنا مولوی محمد واعظ الدین صاحب اسلام آبادی قادری برکاتی سلمہ الہادی نے اگرچہ عرب صاحب کے خطِ سوم میں کلماتِ جہل و اشتلم ملاحظہ فرما کر آیہ کریمہ "وَاغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡ ط" [27] پر عمل چاہا مگر اثر تادیب و کمال تہذیب کہ عرب صاحب کو معذور ہی رکھا اور ان کی نسبت کلام خوبی و اکرام ہی لکھا سارا قصور نفس امارہ پر طویلے کی بلا بندر کے سر۔

نامی نامہ مولانا واعظ الدین صاحب بجواب ہماں خط سوم عرب صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، الی جناب الفاضل الوسیع المناقب السنیع المناصب المولوی طیبّ صاحب دامت عنایتھم امّا بعد فاتت الیوم کریمتکم المسطورۃ ونبیقتکم الغیر المسطورۃ ضحی تاسع ذی القعدۃ یوم الاربعاء فوجدناھا علٰی خلاف ماھو المامول من العلماء وایضًا علٰی خلاف ماعھد منکم فی اختیھا السالفتین فعلمنا انھا لیست من قبل قلبکم بل رشحۃ من النفس الامارۃ بالشین اذلیس فیھا	بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط بجناب فاضلِ فراخ مناقب نیکی مناصب مولوی طیب صاحب دام عنایتہم۔ بعد حمد و صلوۃ واضح ہو آج نہم ذی القعدہ روز چار شنبہ وقت چاشت آپ کی گرامی کتابت اور بے پردہ [عہ] تحریر آئی ہم نے اس رنگ کے خلاف پائی جس کی علماء سے توقع تھی نیز اس طرز کے مخالف آئی جو اس کی دو اگلی بہنوں میں آپ کی طرف سے معروف رہے تو ہم نے جانا کہ وہ آپ کے قلب کی طرف سے نہیں بلکہ نفس امارہ کے چھینٹوں سے جو بکثرت عیب کی طرف داعی ہے اس لیے

عــــہ: بے پردہ دو وجہ سے، ایک تو کارڈ پر تھی دوسرے برہنہ گوئی ۱۲ مترجم

[26] القرآن الکریم ۷/ ۱۹۹

[27] القرآن الکریم ۹/ ۷۳

جواب سوال الا کذب و فحش وجهل بضلال فسیدنا العلامة عالم اهل السنة مدظله ودام فضله لما کشف عن خدرها ووقف علٰی هذرها وهجرها لم یجد علیکم لاجلها بل فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ (۱۹) "[28] علما منه بان لا معصوم الا من عصم الله فکیف یؤخذ بجهل النفس صدیق قدیم ماکان یرضاه ولکنا نحن خدام العتبة العلیة فی عجب عاجب من هذه القضیة کتاب یکتب ۱۱ ذی القعدة الحرام ویصل لحضرة المکتوب الیه تاسع الشهر من ذلك العام وانا لموقنون انکم من مثل هذا الکذب الجلی معزولون وانما هو من تعاجیب نفس امارة ولم تدر السفیهة ان منها علی	کہ اس تحریر میں جھوٹ اور زبان درازی اور بہکی ہوئی جہالت کے سوا کسی سوال کا جواب نہ تھا تو ہمارے سردار علامہ عالمِ اہلسنت مدظلہ ودام فضلہ نے جب کہ اس کا پردہ کھولا اور اس کی بے ہودہ سرائی و پریشان گوئی پر وقوف پایا اس کے سبب آپ پر کچھ غضب نہ فرمایا بلکہ اس کی بات سے ہنستے ہوئے مسکرائے اور دعا کی کہ اے میرے رب! میرے دل میں ڈال کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو کہ تو نے مجھ پر اور میرے باپ دادا پر فرمائیں اور میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرمالے۔ وجہ یہ کہ حضرتِ والا کو معلوم ہے کہ معصوم تو وہی ہے جسے اللہ عزوجل نے عصمت عطا فرمائی تو نفسِ امارہ کی جہالت کے باعث ایک پرانے دوست پر جو ایسی باتوں کو ناپسند رکھتا تھا کیا مواخذہ ہو مگر خادمانِ آستانہ والا اس معاملے میں سخت عجب میں ہیں خط لکھا جائے تو جائے ذی القعدۃ الحرام کی گیارہویں کو اور حضرت مکتوب الیہ کے پاس پہنچے اسی سال اسی ذی القعدہ کی نویں کو، ہم کو یقین ہے کہ آپ ایسے سفید جھوٹ سے برکنار ہیں یہ تو اسی نفس امارہ کی انوکھیاں ہیں اور وہ احمق یعنی نفس امارہ عـــہ کی شرارت یہ نہ سمجھی کہ اسکے جھوٹ

عـــہ: نفس زبان عربی میں مونث ہے یہاں مطابقت ترجمہ کے لیے شرارت نفس یا شریرہ مکتوب ہوئی۔ ۱۲ مترجم

[28] القرآن الکریم ۲۷/ ۱۹

كذبها لدليل وامارة فان تاريخ ارسال القرطاس في طابع بوسطه رامفور ١٨ فروری يوم الثلثاء و تاريخ وصوله في طابع بوسطة بريلی ١٩ فروری يوم الاربعاء وهی تزعم انها كتبت ٢١ فروری يوم الجمعة الغراء فيالها من ولادة قبل الحمل مالها نظير في خارج ولا عقل، و لايخفى على جنابكم الرفيع ان مثل هذا الاحتيال الشنيع لا تقضى الابوقاحة المحتالة ولا تفضى الا الى فضيحة الفعالة وماهى الا النفس الامارة اماقلبكم فلم يرض عاره ولا عوراه فتبين انها لو ارسلت الجواب لجاء قبل يوم الخميس كهذا الكتاب ولكنها عجزت فمكرت وكذبت وهجرت وزعمت انما بهذا سترت فواحش جهلها ولا والله ظهرت فيامولانا الفاضل الكامل ان اسألك بما رزقت من العلم و الفضائل ان تكبح عنا نها عن الجهل والفحش و الرذائل وقل لها يا هذه تمضى الشهور وتنقضى الدهور و لاتردين الجواب ولوان السؤال كان طلاقًا عليك لخرجت من العدة وحلت للخُطّاب	پر خود اس کی طرف سے دلیل وعلامت موجود ہے کہ مہر ڈاک خانہ رامپور میں روانگی کارڈ کی تاریخ ۱۸فروری سہ شنبہ ہے اور مہر ڈاکخانہ بریلی میں پہنچنے کی تاریخ ۱۹فروری روز چار شنبہ اور وہ شریرہ یہ بکتی ہے کہ اس نے یہ کارڈ ۲۱فروری روز روشن جمعہ کو لکھا تو یہ پیش از حمل ولادت تو نہایت ہی عجیب ہے جس کی نظیر نہ خارج میں ہے نہ ذہن میں، اور آپ کی جناب میں پوشیدہ نہیں کہ ایسے برے حیلے کا حکم نہیں ہوتا مگر اس سخت بدافعال کی رسوائی اور وہ حیلہ گر بدکار کون ہے یہی نفسِ امارہ کی شرارت آپ کا قلب تو اس کذب و مکر کے عار و عیب پر راضی نہیں تو ظاہر ہوا کہ وہ شریرہ اگر جواب بھیجتی تو اس کارڈ کی طرف جمعرات سے پہلے آجاتا مگر وہ تو عاجز آئی لہٰذا فریب کیا اور جھوٹ بولی اور بے ہودہ بکا اور سمجھی کہ اس تدبیر سے اس کے جہل کی بے حیائیاں چھپ گئیں حالانکہ خدا کی قسم ظاہر ہوگئیں، تو اے مولانا فاضل کامل ! آپ کو جو علم و فضائل ملے انہیں ذریعہ بنا کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جہل اور فحش اور کمینہ باتوں سے اس شریرہ کی باگ روکیے اور فرمائیے کہ اے فلانی ! مہینے گزریں، زمانے پلٹیں اور تو جواب نہ دے اگر بالفرض وہ سوال تجھ پر طلاق بھی ہو تو تو ضرور اتنی مدت میں عدت سے نکل کر پیام دینے والوں کے لیے

ثم اذا طولبت فحشتِ وهذرت و خدعتِ ومكرتِ والى الأن عليك باقية من الزمان الى انقضاء الخميس الموعود فان مضٰى ولم يصل جوابك ففحشك و جهلك عليك مردود ولا والله يا امارة جهلت على عالم واحتملت اثما احتملت لن يقبل منك الا الجواب عن كل ماسئلت و لا تظنى ان يلتفت العلماء الفحول الى ماتشحنين به جرابك من الجهل و الفضول نعم ان طعنيت وبغيتِ والجهل بغيتِ فلعلك تجدين من يجهل عليك فوق ماتجهلين فتعضّى علٰى يديك "وَسَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَىَّ مُنۡقَلَبٍ يَّنۡقَلِبُوۡنَ" [29] ـ ع

دع عنك تهجاء الرجال واقبل الخ والسلام علٰى من اتبع الهدى وصلى الله تعالٰى عليه وسلم وبارك على المولى المصطفٰى واله وصحبه دائمًا ابدا۔

كتبه الفقير واعظ الدين القادرى الاسلام آبادى غفرله المولى الهادى لتسع خلون من ذى القعدة ١٣١٩ھ

حلال ہو گئی ہوتی پھر جب تجھ سے جوابوں کا مطالبہ ہو تو تُو فحش و بے ہودہ بکے اور مکرو فریب کرے اور ابھی روز موعود پنجشنبہ گزرنے تک تجھ پر کچھ زمانہ باقی ہے پس اگر وہ گزر گیا اور تیرا جواب نہ پہنچا تو تیرا فحش و جہل تیرے ہی منہ پر مارا جائے گا اور قسم بخدا اے وہ امارہ جو ایک عالم سے جہل کے ساتھ پیش آئی اور حاملہ ہوئی جس گناہ کی حاملہ ہوئی زنہار تجھ سے پذیرانہ ہوگا مگر ان تمام سوالات کا جواب دینا جو تجھ سے کیے گئے ہیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ علماء فحول اس جہل و فضول کی طرف التفات کریں جس سے تو اپنی بوری بھر رہی ہے ہاں اگر تو سرکشی اور زیادتی کرے اور جہل ہی چاہے تو کیا عجب کہ تجھے کوئی ایسا مل جائے جو تیرے جہل سے بڑھ کر تجھ سے جہل کرے پھر تو اپنے ہاتھ چباتی رہ جائے اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں۔ مردوں کی ہجو گوئی سے در گزر اور الخ اور سلام ان پر جو ہدایت کے پیرو ہوئے اور اللہ تعالٰی کے درود و سلام و برکات مولٰی مصطفٰی اور ان کے آل واصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

راقم واعظ الدین قادری اسلام آبادی غفرلہ المولی الہادی نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ

---

[29] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

خاتمہ

وہ سوالات کہ عرب صاحب سے کیے گئے اور انھوں نے جواب نہ دیئے اور انہیں بار بار مطلع کردیا ہے کہ بے ان کے جواب کے آپ کی خارجی باتیں مسموع نہ ہوں گی۔

س۱: کچھ احکامِ شرع ایسے ہیں یانہیں کہ ابتداءً ان کا علم بے نص صریح یا اجتہاد مجتہد کے نہ ملے گا۔

س۲: کیا تمام آدمی جمیع احکام کے عالم، معانی نصوص کو محیط، اجتہاد پر قادر ہیں؟

س۳: کیا جاہلان عاری شتر انِ بیمہار ہیں ان پر شریعت کے احکام نہیں؟

س۴: ان کے لیے احکامِ الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے اس سبیل کا اختیار ان پر فرض، واجب، جائز کیسا ہے؟

س۵: آپ نے اپنی عمر تک اللہ تعالٰی کو کیونکر پوجا اور بندوں سے کس طرح معاملہ کیا، اجتہاد سے یا تقلید سے، آپ شروط اجتہاد سے پُر ہیں یا خالی؟

س۶: آپ کو علوم شرعیہ کے تمام اصول و فروع میں اجتہاد پہنچتا ہے یا بعض میں؟ بر تقدیر اخیر جس میں آپ مجتہد ہیں، اس کی تعیین کیجئے اور جس میں نہیں اس میں اپنی راہ بتایئے۔ بر تقدیر اول فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لایئے جن کا حکم خاص آپ نے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں۔

س۷: تقلید شخصی آپ کے نزدیک کفر ہے یا حرام یا مباح یا واجب؟

س۸: ائمہ و اقوال میں ہر مکلّف نا مجتہد کو تخییر ہے یا حکم تخیر اور اس کی کیا سبیل؟

س۹: یہ تخییر یا تخیُّر مطلق ہے یا چار اکابر میں محصور؟

س۱۰: تلفیق فسق ہے یا جائز؟

س۱۱: مختلف اعمال میں یا ایک میں بھی؟

س۱۲: قبل عمل یا بعد میں؟

عرب صاحب کو اب ہم مطالبان حق اپنی طرف سے ازسرنو دو ہفتے کی مہلت دیتے ہیں ختم سال تک ان مسائل کا مفصل جواب دے دیں جس بات میں اجمال رہے گا یا آپ کے بیان پر ایضاح حق

کے لیے اور سوال پیدا ہوگا پھر عرض کرکے صاف کرلیا جائے گا یہاں تک کہ بعونہ تعالٰی حق واضح ہو واخر دعونا ان الحمد ﷲ رب العلمین وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا محمد والہ وصحبہ امین۔ سید عبدالکریم قادری غفرلہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ

تنبیہ: جواب مفصل ہوں مواقع ضرورت و عدمِ ضرورت وغیرہا قیود و تخصیصات جو مکنون خاطر ہوں مصرح ہوں ورنہ مطلق اطلاق پر محمول رہے گا اور بعد ورود اعتراض ادعائے تخصیص وتقیید وتاویل مسموع نہ ہوگا۔

تنبیہ: ہر سوال کا جواب مدلل ہو اور اپنے لیے جو منصب قرار دیجئے دلائل اس منصب کے نصاب پر مکمل ورنہ بے محل سرود مطبوع نہ ہوگا، والحمد ﷲ اولا واخرا والصلوۃ علی رسولہ والہ باطنًا وظاھرًا امین۔

عرب صاحب کی تہذیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

اس کے بعض نمونے تو عرب صاحب کے خط سوم میں جو آپ کو اسی رسالہ کے صفحہ ۳۲۴ پر ملے گا، ملاحظہ ہوں مگر عرب صاحب کی جو روداد تہذیب وانسانیت اب رامپور میں چھپ رہی ہے اس کی نسبت بعض علمائے کرام ساکنانِ رامپور کی مرسلہ تحریر نے عجب خبریں دی ہیں ذرا استماع فرمائیے۔

بملاحظہ مخدومی مکرمی جناب مولوی سید عبدالکریم صاحب زید مجدہم، تسلیم، مولوی طیب صاحب عرب ایک رسالہ بنام ملاطفۃ الاحباب چھپوا رہے ہیں، اس کے بیانات کی بے حد غلطیاں تو اہل علم جانیں گے مگر طرزِ کلام میں نہایت تہذیب وانسانیت کو کام فرمایا ہے میں نے حضرت عالم اہلسنت کے خطوط انہیں کے رسالے میں دیکھے جس میں صرف عالمانہ کلام ہے مگر ان صاحب کی غصہ ناک تحریر نے کوئی دقیقہ بدزبانی کا اٹھا نہ رکھا، اس کے بعض اوراق چھپ گئے ہیں انہی سے کچھ انتخاب ملاحظہ ہو۔

ص ۴: یہ شخص خود اپنا کہا نہیں سمجھتا۔

ص ۶: یہ شخص مسلمانوں کا بھی مخالف ہے اور عاقلوں کے بھی خلاف۔

ص ۱۲: یہ شخص ان لوگوں میں ہے جو اپنا گھر اپنے ہاتھوں بھی خراب کرتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی یہ یہودی کا بیان ہے۔

ص ۱۴: بیڑیاں پاؤں میں ہیں اور مکر کرتا ہے۔
ص ۳۰: ناصرِ بدعت دشمنِ موحدین مکفرِ محدثین۔
ص ۳۰: علمی مذاکرے کے لائق نہیں۔
ص ۳۲: آپ کاٹے اور چلائے۔
ص ۳۳: مردہ بے حیات یہاں تک کہ ص ۱۵ سطر ۱۱ میں صریح فحش تک تجاوز کیا ہے۔
ایسی ناپاک تحریر کا اگر آپ یا اور کوئی صاحب رد لکھیں تو بہتر یہ ہے کہ حلم سے کام لیں جو شانِ علم ہے۔ والسلام ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ انتہٰی۔
ہمیں اپنے معزز دوست کی یہ رائے بجان ودل منظور ہے، تحریر دیکھی جائے گی، اگر سوا ایسی ہی خرافات کے کچھ نہ ہوا تو اہلِ علم بلکہ ہر عاقل کے نزدیک وہ آپ ہی اپنا جواب ہے ورنہ اس کی زبان درازیوں سے اعراض ہوگا اور اس کی جہالتوں پر بعون اللہ تعالٰی اعتراض عرب صاحب اپنی تہذیبوں کا جواب اگر عرب کی مثل سے چاہیں تو اول العی الاحتلاط یعنی جو عاجز آتا ہے غصے میں بھر جاتا ہے۔ **ومن اطاع غضبہ اضاع ادبہ:** جو غصے پر چلے گا ادب ہاتھ سے کھوئے گا۔ **البغل التغل وھولذلك اھل** یعنی **لؤم اصلہ فخبث فعلہ:** اگر اشعار سے چاہیں تو کثیر عزہ کے یہ دو شعر بس ہیں۔

یکلفھا الخنزیر شتمی ومابھا	**ھوانی ولکن للملیك استذلت**
ھنیئًا مریئًا غیرداء مخاصر	**لغرۃ من اعراضنا ما استحلت:**

یعنی ؎

بدم گفتی وخرسند عفاك اللہ نکو گفتی!	جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

(تونے برا کہا اور میں خوش ہوں اللہ تعالٰی تجھے معاف فرمائے تونے خوب کہا۔ کڑوا جواب شیریں سخن سرخ ہونٹوں سے اچھا محسوس ہوتا ہے۔ (ت)
یہ تو عرب صاحب کی طرز پر امثال واشعار سے جواب تھے اور ہمارا تیسرا پورا سچا جواب یہ ہے جو ہمارے رب عزوجل نے ہمیں تعلیم فرمایا کہ۔

"سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ ۫ لَا نَبْتَغِی الْجٰھِلِیْنَ ﴿۵۵﴾"[30]	پس تم پر سلام ہم جاہلوں کے غرضی نہیں (ت)

---
[30] القرآن الکریم ۲۸/ ۵۵

"وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾"[31] "وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾"[32] والسلام	اور جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔ اور جب وہ بے ہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں۔(ت)

عرب صاحب کی عربی دانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ عرب صاحب کی تحریراتِ ثلاثہ کا مجموعہ صرف انتیس سطریں ہیں انہیں میں ملاحظہ ہو کہ عربیت وفصاحت کی کیا بہتی نہریں ہیں۔ مثلاً بطور نمونہ معروض:

(۱) ان [ص ۵] ای قسم من اقسام التقلید فرضًا قطعیا۔ ان کی خبر منصوب

(۲) جمادی [ص ۵] الثانی مونث کی صفت مذکر۔

(۳) حضرت نے جمادے کا کوئی تیسرا بھی دیکھا ہوگا کہ عرب ثانی بے ثالث نہیں بولتے۔

(۴) مہینے کا علم جمادے الاخرہ ہے اعلام میں تصرف کیسا! (اگر زبر زیر اور آنکھ پر پھلی نہ ہو۔ فافھم)

(۵) بخدمت [ص ۱۷] حضرۃ العالم بہ تائے کشیدہ یہ متعلق املا ہے۔ خط کی خطاء ہے، بحث فصاحت سے جدا ہے مگر علم کا پتا ہے۔

(۶) جناب [ص ۱۷] مولوی الف ہضم ہوا تو ہوا لام تو ٹیڑھی کھیر تھا۔

(۷) قادری [ص ۱۷] موصوف معرفہ صفت نکرہ۔

(۸) القول [ص ۱۷] بان لاولیاء اللہ رضی اللہ تعالٰی عنھم تصرف ان کا اسم مرفوع، مگر ہاں ادعائے محدّثی ہے۔

(۹) ۵ ذوالقعدۃ [ص ۳۲]

(۱۰) ۱ ذوالقعدۃ مضاف الیہ مرفوع مگر یہ کہیے کہ قلم ہی مرفوع۔

ان کے سوا اور بھی بعض مواقع محل کلام، اور خود عشرۃ کاملۃ ہی کیا کم ہیں، جو آدمی ۲۹ سطریں لکھے اور ۱۰ غلطیاں کرے وہ ضرور فصیح ادیب ہوا، خصوصًا جہاں عربی الاصل ہونے کا ادعاء۔

---

[31] القرآن الکریم ۲۵/ ۶۳

[32] القرآن الکریم ۲۵/ ۷۲

بات یہ ہے کہ عرب صاحب کو عرب شریف میں رہنے کا اتفاق بہت کم ہوا، عمر کا زیادہ حصہ ہندوستان میں گزرا بہتر ہو کہ آئندہ عربی کو کم تکلیف دیں، اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو ہی خرچ کریں، تاویلات کا دروازہ کشادہ ہے۔

لاتعدم خرقاء حیلۃ (چتر کے لیے حیلوں کی کمی نہیں۔ت) مگر سعتِ کلام میں مجروح و مطروح و شاذ نامدوح کا دامن پکڑنا تسلیم اعتراض ہے گو پردے کے اندر۔

لطیفہ

عرب صاحب کا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر افتراء

آپ نے اپنی ادب دانی کھولنے کو چند اوراق کی اہاجی [عہ] لکھی ہے جس میں اطفال مکتب سے کچھ لے دے کر، کچھ ادھر ادھر سے سیکھ سکھا کر دادِ ادب دی ہے اس میں انّ مکسورہ سے شاذ نادر نصب خبر میں حدیث ان قعر جھنم سبعین خریفا[33]۔

(جہنم کی گہرائی ستر خریف ہے۔ت) تحریر کی اور بے دھڑک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت کردی کہ قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا ان قعر جھنم سبعین خریفا۔ مجتہد صاحب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر یہ کھلا افتراء متداول کتاب تک رسائی محال اور اجتہاد کا ادعاء جنابِ من یہ قول ابوہریرہ فارسی ہے رضی اللہ تعالٰی عنہ اور اس کی نسبت باقی کلام کی ان سطور میں وسعت نہیں۔ آپ کو ہوس ہوئی تو پھر معروض ہوگا ان شاء اللہ تعالٰی وباللہ التوفیق۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ

یہ مجتھد صاحب تو نیچری کانفرس کے رکن رکین نکلے

جب سے پہلے خط کا جواب گیارامپور سے عرب صاحب کی بدمذہبی کی نسبت متعدد خبریں آیا کیں جن کے سبب اگر حکم بالجزم میں احتیاط رہی مگر کیف وقد قبل طرز کتابت میں تبدیل ہوئی نامہ دوم سے

عہ: بالھاء لابالحاء ۱۲

---

[33] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۲

القاب وسلام تحریر نہ فرمائے گئے کہ مبتدع کو سلام اور اس کا اعزاز واعظام شرعًا حرام، فقیر کا یہ رسالہ ۱۵ ذوالحجہ کو تمام وکمال چھپ چکا کہ خبر وثوق نام کے ساتھ آئی کہ عرب صاحب نے نیچریوں کی ممبری پائی، اب ان کی رُوداد تلاش کی گئی، یہاں نہ ملی، نیچریوں سے ویلو منگائی انہوں نے نہ دی بمشکل بعض صاحبوں کے یہاں سے ضمیمہ کانفرنس رامپور ۱۹۰۰ء ملا، دیکھا تو صفحہ ۲۷ پر ط کی ردیف میں سب سے اونچے جلوہ گر ہیں۔ حرص کے نمبر ۲۹۸ دے کر لکھا ہے مولوی محمد طیب صاحب عرف عـــہ مدرس اعلٰی مدرسہ عالیہ رامپور پانچ روپے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ! اب غیر مقلدی کی شکایت کیا ہے وہاں چوکھا رنگ نیچریت کا چڑھا ہے۔ افسوس عرب کا نام بدنام کیا، ممبری کی اُونچ اُونچی تھی تو اسلامی نام کے بہت جلسے تھی مگر یہ فخر کہاں سے کہ جہاں مولوی طیب صاحب پانچ روپے پر ہیں وہیں طابق النعل بالنعل لالہ بھگوتی پرشاد (۱۲۹) بابو پربھودیال (۱۳۴) لالہ بنارسی داس (۱۲۴) بھی برابر وہمسر ہیں بلکہ لالہ برج کشور (۲۴) منشی بلاقیداس (۲۷) منشی پیارے لال (نمبر ۲۸) وغیرہ وغیرہ آپ سے کمتر ہیں کہ عرب صاحب پانچ روپے کے ممبر، وہ دو دو روپے کے وزیٹر ہیں اگرچہ بابو برہما نند (۱۳۰) بابو بھولا ناتھ (۱۲۶) لالہ برج بھوکن سرنداس (۱۲۸) طیب صاحب کے اوپر ہیں کہ یہ پانچ ہی کے ہوئے وہ دس دس اور پچیس پچیس کے اعلی ممبر ہیں طیب صاحب معاف فرمائیں انہیں ختم سال تک مہلت تھی کہ تلاش روئیداد ہی میں ختم ہوئی۔ ۱۵ محرم ۱۳۲۰ھ تک مہلت سہی اگرچہ جب نیچریت ٹھہری تو اس بحث کی کیا حاجت رہی۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین، آمین۔